مُسلسل اِشاعت کے ۵۴ سال

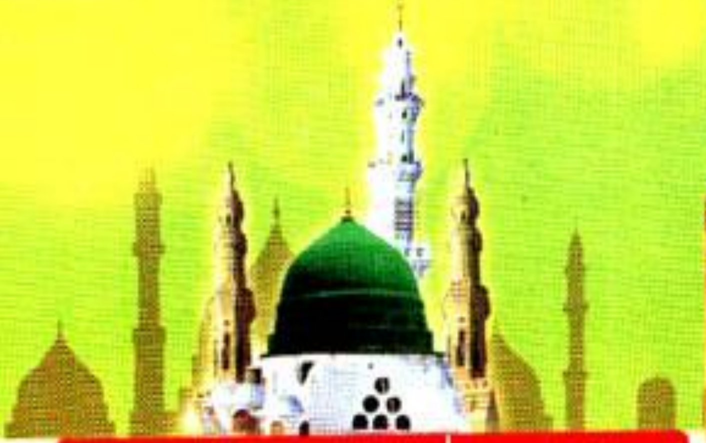

ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱۲ جلد: ۲۰ | ذوالحج ۱۴۳۷ اکتوبر 2016

سیدنا حضرت عکاشہ بن محصن اسدی

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں دورہ حدیث شریف کا آغاز

عیدالاضحی اور سنت ابراہیمی

حرمین شریفین کا تقدس

عشرہ ذی الحجہ اور قربانی کے احکام ومسائل

قادیانی انسانی اسمگلنگ کا نیٹ ورک بے نقاب

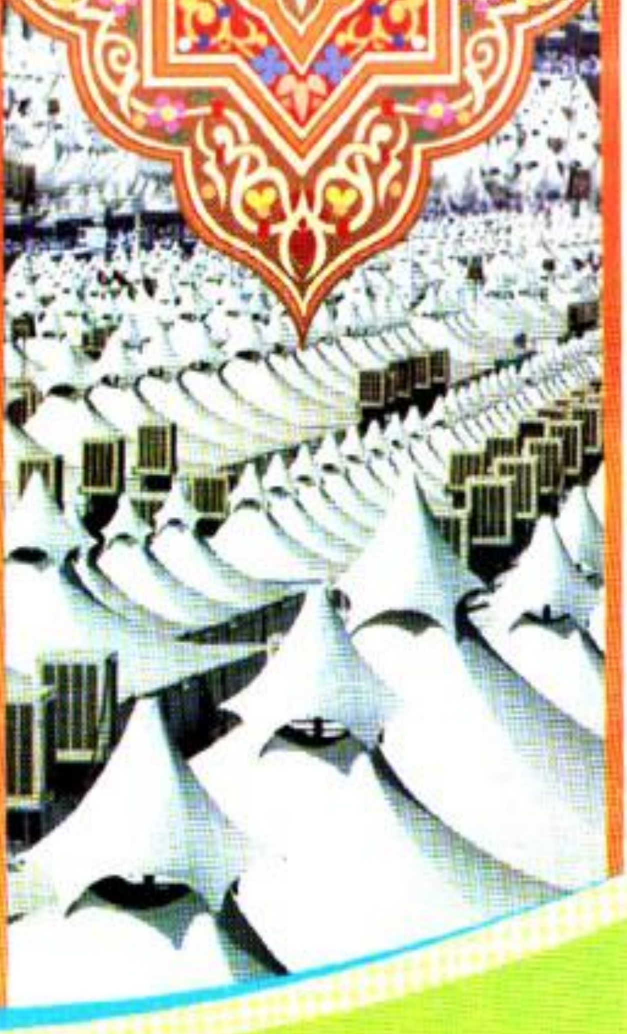

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: 12 ○ جلد: 20

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
فخر المحدثین حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا عبدالرزاق

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز	مولانا اللہ وسایا	03
سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	// //	05

مقالات ومضامین

حضور اکرم ﷺ کا بچپن	سید محمد اسماعیل	06
سیدنا حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ بن محصن اسدی	حافظ محمد انس	11
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:16)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	14
خانہ کعبہ کی مرکزیت	مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ	17
عید الاضحیٰ اور سنت ابراہیمی علیہ السلام	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ	21
عشرہ ذی الحجہ اور قربانی کے احکام ومسائل	مولانا محمد وسیم اسلم	25
حرمین شریفین کا تقدس	ڈاکٹر قاری محمد طاہر	29
تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمۃ اللہ علیہ (قسط نمبر:5)	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	31
رشوت کا اثر وکردار	ماخوذ از: سنہرے فیصلے	35

شخصیات

مولانا احتشام الحق آسیا آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت	مولانا اللہ وسایا	36
مولانا محمد عارف سیال رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	// //	36
مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	37
مولانا غلام مصطفیٰ چدھڑ رحمۃ اللہ علیہ	// // //	37

ردقادیانیت

علامات قیامت اور نزول مسیح علیہ السلام	مولانا محمد علی صدیقی	38
قادیانیت...... آئین وقانون کی نظر میں	چوہدری اشتیاق احمد خان ایڈووکیٹ	40
قادیانی انسانی اسمگلروں کا نیٹ ورک بے نقاب	رپورٹ: سید تجمل اختر	45

متفرقات

چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی	47
بدین میں قادیانی دہشت گردوں کے خلاف ایف.آئی.آر کا عکس	ادارہ	51
ختم نبوت چوک سرائے نورنگ کا نوٹیفکیشن	ادارہ	53
تبصرہ کتب	ادارہ	54
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز!

محض اللہ رب العزت کے فضل واحسان سے ۱۴؍شوال ۱۴۳۷ھ، مطابق ۲۰؍جولائی ۲۰۱۶ء بروز بدھ دوپہر گیارہ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز ہوا۔ پہلا سبق جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاذ الحدیث اور پیر طریقت سید نفیس الحسینی ؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف خان مدظلہ نے پڑھایا۔ اس تقریب کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رکین اور جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے بانی ومہتمم حضرت مولانا قاری محمد یاسین صاحب نے فرمائی۔ اس موقعہ پر افتتاح بخاری شریف کے لئے ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ضلع چنیوٹ کی تمام دینی قیادت علماء کرام، شیوخ حدیث اور چناب نگر و چنیوٹ شہر اور گردونواح سے بڑے شوق کے ساتھ رفقاء نے شرکت فرمائی۔

جامع مسجد ختم نبوت کا ہال اور برآمدہ مہمانان وشرکاء حضرات سے مکمل طور پر بھر گئے تھے۔ راولپنڈی سے حضرت مولانا قاضی ہارون الرشید، لاہور سے پیر طریقت جناب رضوان نفیس، فیصل آباد سے جامعہ دارالقرآن کے شیخ الحدیث مولانا عزیز الرحمن رحیمی، نوشہرہ سے پیر طریقت مولانا سید نعیم شیرازی اور دیگر حضرات نے بطور خاص شرکت سے سرفراز فرمایا۔ اس موقعہ پر بخاری شریف کی پہلی حدیث شریف پر حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب نے بہت علمی جامع ومانع پرمغز ایسا خطاب فرمایا کہ چناب نگر کے درودیوار جھوم اٹھے۔ آپ کا عالمانہ وفاضلانہ الہامی بیان ہوا۔ اختتامی دعا صدر گرامی حضرت مولانا قاری محمد یاسین صاحب مدظلہ نے فرمائی۔

قارئین کرام! ۱۹۷۶ء میں جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرحوم رہنمایان، مولانا خواجہ خان محمد ؒ، مولانا محمد شریف جالندھری ؒ، مولانا تاج محمود ؒ اور دیگر حضرات نے شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ کے حکم پر مدرسہ عربیہ ختم نبوت کا ایک قاری صاحب اور دو چار طلباء کرام سے حفظ وناظرہ قرآن مجید کی کلاس کا آغاز کیا تھا۔ تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں دورۂ حدیث شریف کا آغاز کیا جائے گا۔ قدرت کے کرم کے عجیب معاملے ہوتے ہیں۔

چالیس سال کے دوران آہستہ آہستہ کرکے کفر کی نحوست کی کاٹ ہوئی۔ قرآن مجید کی تعلیم کی برکات کا ظہور ہوا۔ پہلے کچا کمرہ، پھر پکی عارضی مسجد کا کمرہ، پھر آہستہ آہستہ کرکے مدرسہ کی چاردیواری مدرسہ کی

عمارت، مسجد کی تعمیر، پہلے ایک حفظ کی کلاس، پھر دو، پھر تین، حتیٰ کہ چھ حفظ کی کلاسیں شروع ہوئیں۔ قریباً بیس پچیس سال کے بعد کہیں جا کر حوصلہ ہوا کہ یہاں درجہ کتب کا اجراء کیا جائے۔ غرض آہستہ آہستہ کر کے مستحکم بنیاد اور عزم مصمم کے ساتھ عالمی مجلس کے رہنمایان اپنے کام کو آگے بڑھاتے رہے۔ دارالمبلغین کا قیام، سالانہ ختم نبوت کورس، درجہ کتب کا تدریجی ارتقاء، سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اجتماع، جمعہ وعیدین کے اجتماعات کی بھرپور کامیابی، سالانہ تخصص کی کلاس، یوں آگے بڑھتے رہے۔ چالیس سال کے بعد حق تعالیٰ شانہ نے اس قابل کیا کہ علوم نبوت کے حاملین اس زمین سے تیار ہوں۔ امسال مشکوٰۃ شریف کے درجہ کے فارغ دس رفقاء کرام سے دورۂ حدیث شریف کا آغاز کرنا تھا۔ جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد روڈ چنیوٹ کے ناظم اعلیٰ مولانا سیف اللہ خالد مدظلہ نے اپنے دورۂ حدیث شریف کے طلباء کی کلاس بھی آغاز کے سبق کے لئے یہاں بھجوادی۔ یہ ان کی کمال محبت کی دلیل ہے۔ یوں بیس کے قریب دورۂ حدیث شریف کے طلباء نے بخاری شریف کھول کر پہلا سبق حضرت مولانا محمد یوسف خان سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ زہے نصیب! کہ جب حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب نے اپنے سے لے کر رحمت عالم ﷺ تک سلسلہ سند کو بیان کیا۔

قارئین! ایک بار سوچئے کہ چناب نگر ایسے شہر میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز اور سلسلہ سند کا رحمت عالم ﷺ کی ذات گرامی تک اتصال؟ بس خیال رہے کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ مسجد ختم نبوت چناب نگر سے لے کر مسجد نبوی تک ایک رحمت کی لڑی ہے جو اللہ رب العزت نے اپنی بے پایاں عنایت سے جوڑ دی ہے۔ قارئین! یقین فرمایئے کہ ایک پررونق روحانی ماحول بن گیا تھا۔ جس میں سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر مولانا خواجہ خان محمد ؒ اور مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ تک کی ارواح مبارک فرحاں وشاداں عالم تصور میں نظر آتی تھیں کہ کس طرح امت مرحومہ کے کس کس فرد کو حق تعالیٰ نے پیغمبر اسلام ﷺ کی وصف خاص ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے ہاں قبول فرمالیا ہے۔ ان خیالات کے جلو میں اس کام کا آغاز ہوا۔ اسی دن ظہر کے بعد باقاعدہ کلاسوں میں تعلیم سال نو کا آغاز ہوگیا۔

اس سال مشکوٰۃ کے دس طلباء کرام تھے، جنہوں نے دورۂ حدیث شریف کے مدرسہ ختم نبوت کی اوّلین جماعت میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ تین چار رفقاء اور بھی آگئے۔ گویا اس مدرسہ کے حجم کے مطابق حق تعالیٰ شانہ نے اہتمام فرمایا۔ حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ انہیں قابل مبارک مدرسین، رفقاء بھی مل گئے۔ حق تعالیٰ شانہ اس سلسلہ خیر وبرکت کو قیامت کی صبح تک قائم ودائم رکھیں۔

قارئین کرام! آپ کے اکابر کی محنتوں کو حق تعالیٰ نے کس طرح شرف قبولیت سے سرفراز فرمایا۔ اس پر ہم سب کو سراپا عجز ونیاز بن کر اپنی پیشانیوں کو سجدہ شکر کے لئے رب کریم کے دربار میں جھکا دینا چاہئے۔ فللحمدللہ اوّلاً وآخراً!

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

امسال ان شاء اللہ العزیز سالانہ ختم نبوت چناب نگر ۲۷، ۲۸ ؍اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات، جمعہ کو منعقد ہوگی۔ امسال بھی حسب سابق پورے ملک سے تمام مکاتب فکر کی قیادت تشریف لائے گی۔ ان اکابر سے رابطے اور دعوت دینے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ قارئین لولاک اور جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ ابھی سے بھرپور تیاری کا آغاز فرمائیں۔ امسال کانفرنس کے موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کا بھی اجلاس ہوگا جو آئندہ تین سال کے لئے اپنے دو مرکزی نائب امراء کا چناؤ کرے گی۔ جیسا کہ ماہنامہ لولاک کے گزشتہ شمارہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ امسال کانفرنس کے موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نئی مطبوعات ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر دستیاب ہوں گی۔ جس کے حصول کے لئے ابھی سے رفقاء ارادہ فرمائیں کہ ان کتب سے اپنی اپنی لائبریریوں میں اضافہ کرنا ہے۔ وہ کتب یہ ہیں:

۱...... ’’قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ کی مصدقہ رپورٹ‘‘ کا نیا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے۔ امسال اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ کاغذ بازار سے کم نرخ پر مل گیا۔ اس لئے سابق کی نسبت امسال پانچ جلدوں کا یہ سیٹ بجائے ایک ہزار روپیہ کے سات سو روپیہ میں دستیاب ہوگا۔

۲...... ماہنامہ ’’لولاک‘‘ ملتان کا ’’خواجہ خواجگان نمبر‘‘ جو ایک ہزار صفحہ پر مشتمل ہے۔ یہ سالہا سال بعد دوبارہ شائع ہوا ہے۔ کاغذ مناسب ریٹ پر ملنے کے باعث اس کی سالہا سال کی سابقہ قیمت تین صد روپیہ ہی برقرار رہے گی۔

۳...... ’’چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ‘‘ کی تین جلدیں پونے سترہ سو صفحات پر مشتمل سیٹ کی رعائتی قیمت پانچ صد روپیہ ہوگی۔

۴...... اس وقت تک ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی چار جلدیں شائع ہوگئی ہیں۔ شاید ایک آدھ اور بھی کانفرنس سے قبل چھپ جائے۔ یہ بھی کانفرنس پر سستی دستیاب ہوں گی۔

۵...... ’’تذکرہ حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی سوانح‘‘ انتہائی مناسب قیمت پر دستیاب ہوگی۔

۶...... ’’قادیانی نام نہاد تفاسیر کا علمی وتنقیدی جائزہ‘‘ اس عنوان پر بالکل نئی اور منفرد کتاب جو خاصی محنت سے ایک مقالہ کی شکل میں سامنے آرہی ہے۔ کانفرنس پر یہ کتاب بھی دستیاب ہوگی۔

رفقاء گرامی قدر! بار بار آپ کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرائی جارہی ہے۔ اس سے مقصود کتابوں کی فروخت نہیں بلکہ یہ بھی تبلیغ کا ہی ایک حصہ ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ ہونی انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق رفیق فرمائیں۔ آمین!

کانفرنس کی ہمہ جہت کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست کے ساتھ اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حضور اکرم ﷺ کا بچپن

سید محمد اسماعیل

حساب دانوں نے حضور ﷺ کی پیدائش ۹ ربیع الاوّل روز دوشنبہ مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء متعین کی ہے۔ حضور ﷺ نے جس بے سروسامانی میں آنکھ کھولی اور جس ماحول میں تربیت پائی قرآن کریم کی آیت: ''الم یجدک یتیماً فاٰوٰی'' اس پر شاہد ہے۔ پیدائش سے قبل ہی شفقت پدری سے محروم ہو جانا، چھ سال کی صغر سنی میں بحالت مسافرت والدہ محترمہ کا فوت ہو جانا اور پھر آٹھ سال کی کم عمری میں شفیق دادا کا بھی انتقال کر جانا۔ لحہ بہ لحہ اسی طرح دنیاوی آسروں کی جدائی نے ایک نوزائیدہ قلب پر کیا اثرات چھوڑے اور اقتادِ طبع کو کس رخ پر ڈھال گئے؟ ان کا مطالعہ بصیرت افروز ہوگا۔

سینکڑوں یتیم بچے ماں باپ کے سائے سے محرومی کی بناء پر ناقص تربیت پاتے ہیں اور ہزاروں ماں باپ کے بے جا لاڈ پیار ہی سے خراب ہو جاتے ہیں۔ احسن تربیت کے لئے ماں باپ کا وجود اس قدر اہم نہیں جس قدر خود بچے کی فطری ذکاوت وسعادت، خارجی ماحول اپنے اثرات ڈالے بغیر نہیں رہ سکتے۔ لیکن یہ اثرات کیا رنگ پکڑتے ہیں؟ اور ماحول کی کون سی تعبیر قبول کرتے ہیں؟ اس کا دارومدار بڑی حد تک بچے کی جبلی فطرت پر ہے، یا اہل اللہ کی زبان میں اس ایزدی رہبری پر، جو انسانی فطرت کو لحہ بہ لحہ قدرت سے حاصل ہوتی رہتی ہے۔ ''الم یجدک یتیماً فاٰوٰی'' میں مادی پشت پناہی سے قطع نظر تربیت کی اس رہبری کی طرف بھی اشارہ فرمایا گیا ہے جو خدائے قدوس نے اس دُرِّ یتیم کے متعلق اپنی ذات خاص سے وابستہ فرمائی اور جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ماحول سازگار رہے یا ناسازگار، تاثر ہمیشہ صحت مندانہ ہی قبول کیا جا سکے۔

حضور ﷺ جب پیدا ہوئے تو تین دن تک والدہ محترمہ نے دودھ پلایا۔ پھر نوجوان چچا ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ دودھ پلانے کے لئے بھیج دی۔ ثویبہ کئی مہینے دودھ پلاتی رہی۔ دو سال قبل اسی ثویبہ نے حضور اکرم ﷺ کے ننھے چچا حمزہؓ کو بھی دودھ پلایا تھا۔

عرب میں عام رواج یہ تھا کہ جنگل کی کھلی فضا میں پرورش پانے کے لئے کم سن بچوں کو لوگ دیہات میں بھیج دیا کرتے تھے۔ دیہات کی عورتیں سال میں دو چار مرتبہ آتیں اور شیر خوار بچوں کو پرورش کے لئے لے جاتیں۔ اس کے صلے میں دولت مند گھرانوں سے کافی انعام واکرام ملا کرتے تھے۔ حضور ﷺ کی پیدائش کے چند ماہ بعد بنو ہوازن قبیلے کی چند عورتیں مکہ آئیں اور کئی بچے لے کر خوش خوش واپس ہوئیں۔

انہی میں ایک حلیمہ سعدیہ تھیں، جنہیں کوئی لڑکا نہ ملا تھا۔ عبدالمطلب کے گھر میں کئی عورتیں آئی تھیں۔ لیکن بچے کو یتیم دیکھ کر واپس چلی گئیں۔ حلیمہ سعدیہ کو جب معلوم ہوا کہ بچہ یتیم ہے تو سوچ میں پڑ گئیں۔ یتیم بچے کی سوگوار ماں سے کس صلے کی توقع کی جاسکتی تھی؟ یتیم کو کون پوچھتا تھا؟ مایوں واپس لوٹنے لگیں۔ پھر خیال آیا خالی ہاتھ جانے سے تو چکر ضائع ہی جائے گا۔ نہ معلوم پھر کتنے مہینوں کے بعد آنا ہو۔ یتیم ہی سہی، کچھ نہ ہونے سے یتیم ہی بہتر ہے۔ یہ سوچ کر حلیمہ سعدیہؓ یتیم کو لے کر روانہ ہو گئیں۔

حضور ﷺ نے ابتدائی عمر کے چار سال حلیمہ سعدیہ کی گود میں ان کے خاوند حارث کے کندھوں پر اور ان کی بچی شیما کے ساتھ کھیل کود میں گزارے۔ آپ ﷺ حلیمہ کی بکریوں کے بچوں کے ساتھ کھیلتے اور بڑے ہو کر شیما کے ساتھ انہیں جنگل سے واپس لے آتے۔ اہل عرب میں بنو ہوازن اور خصوصاً بنو سعد کی زبان فصاحت میں مشہور تھی۔ آمنہ کے لال نے اسی فضا میں باتیں کرنا سیکھا۔

رضاعت سے فارغ ہو کر حضور ﷺ گھر لوٹے تو کنیز برکہ لئے لئے پھرتی تھی۔ اسے حضور ﷺ سے بے حد محبت تھی۔ والدۂ محترمہ خاوند کی جدائی میں مغموم و سوگوار رہتی تھیں۔ آپ ﷺ ۶ سال کے ہوئے تو حضرت آمنہ نے خاوند کے مزار کی زیارت کے لئے یثرب جانے کا ارادہ کیا اور کم سن محمد ﷺ اور کنیز برکہ کو ہمراہ لئے ایک قافلہ کے ساتھ یثرب روانہ ہو گئیں۔ نہ معلوم خاوند کی یاد میں چھ سال کا طویل عرصہ کیسے گزرا ہو گا۔ عبداللہ کی کشش ایسی شدید تھی کہ اس نے واپس ہونے ہی نہ دیا۔ ایک مہینے تک یثرب میں مقیم رہیں اور جب دل پر پتھر رکھ کر واپس لوٹنے لگیں تو راستے میں ابواء کے مقام پر ان کا انتقال ہو گیا۔ غریب الدیار کم سن محمد ﷺ ایک مرتبہ پھر بے یار و مددگار رہ گئے۔ برکہ بے چاری خود نا تجربہ کار لڑکی تھی۔ اس نے بڑی ہمت کی جو غم زدہ معصوم کو سنبھالے واپس مکہ عبدالمطلب کے گھر آ پہنچی۔ چھ سال کا بچہ کافی سوجھ بوجھ رکھتا ہے۔ حضور ﷺ جب تک حلیمہ سعدیہ کی گود میں پرورش پاتے رہے، اپنے گھر کے متعلق کوئی شعور ہی نہ تھا۔ جب واپس ماں کی گود میں لوٹے تو اسے نرم و گرم پایا۔ لیکن پہلی مرتبہ محسوس کیا کہ دوسرے بچوں کے تو باپ بھی ہوا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کے باپ فوت ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ سے دو سال بڑے (چچا) حمزہ اسی گھر میں آپ ﷺ کی سوتیلی دادی ہالہ بنت وہب اور عبدالمطلب کے منظور نظر تھے اور اسی گھر میں ان سے تین سال بڑے (چچا) عباس تھے۔ جن کی دولت مند ماں نتیلہ بڑے چاؤ کے ساتھ اپنے شہزادے کو لئے اپنے خاوند عبدالمطلب سے ان گنت فرمائشیں کیا کرتی تھیں۔ عبدالمطلب جہاں دیدہ بھی تھے اور رقیق القلب بھی۔ انہیں عبداللہ سے محبت تھی اور عبداللہ کی نشانی ان کے دل میں عبداللہ سے کم عزیز نہ تھی۔ انہیں اپنے یتیم پوتے کا، جسے ماں بھی کم سنی میں داغ مفارقت دے گئی تھیں، بے حد خیال تھا۔ وہ موقع بے موقع معصوم محمد ﷺ کی دل دہی کیا کرتے تھے۔ لیکن آخر وہ مرد ہی تو تھے اور معروف مرد اپنی تجارت، خانہ کعبہ کے

امور، اہل قریش کے مسائل اور متعدد بیویوں اور کثیر اولاد کے جھمیلوں میں پھنسے ہوئے۔ ان کی توجہ ماں کی ممتا اور باپ کے پیار کا بدل تو نہ ہو سکتی تھی۔ عہد طفلی کی مونس و غم خوار، جو حضور ﷺ کے معصوم دل کی رمز شناس تھی، برکہ ہی تھی۔ وہی خادمہ بھی تھی اور ماں بھی۔ حضور ﷺ کو برکہ سے محبت تھی۔ امی بعد امی فرمایا کرتے تھے۔ (رضی اللہ عنہا) اس ماحول میں کم سن محمد ﷺ کو اپنی یتیمی کا احساس ہوا ہی ہوگا۔ جبھی تو خدا نے چالیس سال بعد یاد دلایا۔ کیا تمہیں یتیم پا کر ہم نے پناہ نہیں دی؟ نوعمر محمد ﷺ کے لئے دادا کا دم غنیمت تھا۔ لیکن پیرانہ سالی میں یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ کسے معلوم تھا کب تک جلے گا۔ دو سال بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ حضور ﷺ کے نازک دل کو ایک اور ٹھیس لگی۔ آپ ﷺ ابھی آٹھ برس ہی کے ہوئے تھے کہ عبدالمطلب کا بیاسی سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ دادا مرتے وقت اپنے یتیم پوتے کو اپنے بیٹے ابو طالب کے حوالے کر گئے اور رسول پاک ﷺ کی معصوم زندگی ایک نئے دور میں داخل ہوئی۔

ابو طالب ماں باپ کی طرف سے بھی عبداللہ کے حقیقی بھائی تھے۔ اس لئے عبدالمطلب نے حضور ﷺ کو ان کی تحویل میں دے دیا۔ ”الم یجدک یتیمًا فاٰوٰی“ کا بھرپور نظارہ نوخیز محمد ﷺ نے ابو طالب کے گھر میں ہی دیکھا۔ جس قدرت نے یتیمی و بے کسی کا احساس دلانے کے لئے حضور ﷺ کے نازک دل کو پے بہ پے ٹھیس لگائی تھی، اس نے اب بہترین درماں کا سامان فراہم کر دیا۔ ابو طالب پختہ عمر کے تھے۔ ان کی شادی عرصہ ہوا فاطمہ اسدیہ سے ہو چکی تھی۔ لیکن ان کا صرف ایک ہی کم سن بچہ طالب تھا۔ دونوں میاں بیوی نے بھتیجے کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور حقیقی بیٹے کی طرح پرورش کرنے لگے۔ حضور ﷺ کو ماں کی لٹی ہوئی ممتا ہی نہیں، باپ کا پیار بھی مل گیا اور کھیلنے کے لئے ایک چھوٹا سا بھائی بھی۔

کم سن محمد ﷺ کی زندگی کا نیا دور شروع ہو چکا تھا۔ اس کی حدود نہایت واضح تھیں۔ متوسط الحال ابو طالب کا مختصر گھرانہ، چچا کا محبت بھرا سلوک، چچی کا ماں کا سا پیار اور اپنے سے چند سال کم عمر ننھا طالب کھیلنے کے لئے، دن بھر بکریوں کی رکھوالی، جنگل میں انہیں چراتے رہنا، جھڑبیری کے بیر کھانا، اونٹوں کی مہار پکڑنا، بکری کے بچوں سے پیار کرنا، گھر کے چھوٹے موٹے کام کر دینا۔ اس عمر اور اس ماحول میں اس کے سوا کیا مصروفیتیں ہو سکتی ہیں۔

حضور ﷺ بچپن ہی سے بڑے شرمیلے اور حیادار تھے۔ ایک دن آپ ﷺ کے ساتھ جنگل میں کھیلتے ہوئے بچوں کے لئے پتھر ڈھونا شروع کئے۔ اس عمر کے بچوں کا طریقہ تھا کہ تہبند کی چادر اتار کر کندھے پر ڈال لیتے تھے تاکہ کندھے پر لدے ہوئے پتھر نہ چبھیں۔ کم سنی کی وجہ سے ننگے پھرنے میں وہ کوئی عیب نہ سمجھتے تھے۔ لیکن حضور ﷺ ننگے کندھوں پر ہی پتھر ڈھوتے رہے اور بچوں کے اصرار کے باوجود تہبند اتارنے سے انکار کر دیا۔ فطری حیا نے کم سنی میں بھی عریانی کی اجازت نہ دی۔

سادہ زندگی اور اس کی ذمہ داریوں نے رسول پاک ﷺ پر کم سنی میں ہی اثر ڈالا ہوگا اور زندگی کو خوش باشی اور لاابالی نظر سے دیکھنے کی بجائے اس پر سنجیدگی سے غور کرنے پر مائل کیا ہوگا۔ شاید یہی وجہ تھی آپ ﷺ ۱۲ سال کی عمر میں ہی چچا کے ساتھ تجارتی دورے پر جانے کے مشتاق نظر آتے ہیں اور ساتھ چلنے کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ حلیم چچا محبوب بھتیجے کی فرمائش کیسے ٹالتے؟ کم عمری کے باوجود طویل سفر پہ لے جانے کے لئے تیار ہوگئے۔ شوق سفر اور نئی دنیا دیکھنے کے اشتیاق میں سامان تجارت اونٹوں پر لادنے میں کم سن حضور ﷺ نے دلچسپی سے حصہ لیا ہوگا اور دوران سفر ہر چیز کا بغور مطالعہ کرنے کی کوشش کی ہوگی۔

قریش تمام تر تجارت پیشہ تھے۔ بنو فہر کا نام ''قریش'' اس پیشے کی وجہ ہی سے پڑا تھا۔ تقرش کے معنی اکتساب وتجارت کے ہیں۔ قریش کا ہر گھر تجارت میں مصروف تھا۔ مقامی پیداوار برآمد کرنا اور اس کے معاوضے میں غلہ، کپڑا، برتن، اسلحہ، سونا، چاندی وغیرہ درآمد کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ وہ سال میں دو مرتبہ اپنا اپنا سامان لے کر قافلوں کی شکل میں نکلتے۔ کبھی شام کا رخ کرتے کبھی یمن کا۔ اپنا سامان بیچتے، ضرورت کی چیزیں خریدتے اور دو تین ماہ کے عرصے میں گھروں کو واپس لوٹ آتے۔ دولت کمانے اور دنیا کے نشیب وفراز سے واقف ہونے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہ تھا۔ حضور ﷺ نے نوعمری ہی میں اس مکتب میں شرکت فرمائی۔ تجارت کو ذریعہ معاش بنانے کے لئے چچا کے ساتھ دوروں پر جانے لگے۔

اس عمر میں شہ سواری، تیراندازی، نیزہ بازی اور فنون سپاہ گری سے دلچسپی عرب نوجوانوں کا مرغوب مشغلہ ہوا کرتا تھا۔ حضور ﷺ کے ہم عمر چچا حمزہؓ اور عباسؓ ان مشاغل میں مصروف نظر آتے ہیں۔ لیکن حضور ﷺ کو ان کاموں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ آپ ﷺ پندرہ سال کے تھے کہ قریش اور بنو ہوازن میں جنگ چھڑ گئی جو حرب فجار کے نام سے مشہور ہے۔ جنگ کا آغاز بنو کنانہ اور بنو ہوازن کے ایک جھگڑے سے ہوا۔ عکاظ کے بازار میں ماہ حرام میں بنو کنانہ کے ایک شخص ابراض نے بنو ہوازن کے ایک شخص عروہ کو قتل کر دیا۔ بنو ہوازن بنو کنانہ پر حملہ آور ہوئے۔ بنو کنانہ نے اپنے حلیف قریش کو مدد کے لئے پکارا۔ قریش بنو کنانہ کی مدد کو پہنچے تو بنو ہوازن نے قریش کو بھی مار بھگایا اور خانہ کعبہ تک ان کا پیچھا کیا۔ مضافات مکہ میں کئی جھڑپیں ہوئیں۔ قریش کے تمام گھرانوں کے اکابر اس جنگ میں شریک تھے۔ بنی مخزوم ہشام بن مغیرہ کی سرکردگی میں اور آل ہاشم زبیر بن عبدالمطلب کی ماتحتی میں لڑ رہے تھے۔ قریش اور کنانہ کا سالار اعظم حرب بن امیہ بن عبدالشمس تھا۔

حضور ﷺ کے تمام چچا زبیر، ابوطالب، عباس، حمزہ اس جنگ میں حصہ لے رہے تھے اور حضور ﷺ خود بھی موجود تھے۔ لیکن حضور ﷺ کا عملی حصہ کیا تھا؟ خود فرماتے ہیں:

''میں اپنے چچاؤں کو وہ تیر دیتا جاتا تھا جو دشمنوں کی جانب سے آتے تھے۔''

جنگ وجدال سے حضور ﷺ کی فطری نفرت تھی۔ خون ریزی آپ ﷺ کی افتادِ طبع کے خلاف تھی۔ مدافعتی عمل سے بڑھ کر اور کسی قسم کی شرکت آپ ﷺ کو گوارا نہ تھی۔

میلانِ طبع کے مطابق فعال حصہ لینے کا موقع اس وقت آیا جب حرب فجار کے تباہ کن اثرات دیکھ کر عمائدین مکہ نے حلف الفضول کی بنا ڈالی۔ ہاشم، زہرہ اور تمیم کے خاندان عبداللہ بن جدعان کے گھر جمع ہوئے جو سب سے معمر تھے۔ زبیر بن عبدالمطلب عم رسول کی تحریک پر سب نے مل کر معاہدہ کیا کہ ہم میں ہر شخص مظلوم کی حمایت کرے گا اور مکہ میں کسی ظالم کا ظلم برداشت نہیں کیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ اپنی اس کم عمری کے باوجود اس معاہدے میں پیش پیش تھے۔

بت پرستی کی لغویت تو ہوش سنبھالتے ہی آپ ﷺ پر عیاں ہو چکی تھی۔ فعال اور مستعد انسان بے جان پتھروں کے سامنے سرِ نیاز خم کرے، یہ ایک ایسی مضحکہ خیز بات تھی جس کی لغویت کسی دلیل کی محتاج نہ تھی۔ آپ ﷺ کو ابتداء ہی سے بتوں سے ایسی نفرت ہوئی کہ ان کی قربان گاہوں پر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت کھانا بھی گوارا نہ کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ جھنگ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دوروزہ تبلیغی دورہ پر جھنگ تشریف لائے۔ آپ نے ۱۸؍جولائی کو ظہر کی نماز کے بعد مدرسہ انوار ختم نبوت پیر عبدالرحمن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں سے تربیتی خطاب کیا۔ بعد نماز عصر مجلس کے فعال ورکر مہر حامد سیال کے ڈیرہ پر کارکنوں سے خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد شاہ صاحب والی احمد پور سیال میں خطاب کیا۔ جس کی صدارت مولانا سید عبدالرحمن شاہ نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا سید عباس علی شاہ تھے۔

۱۹؍جولائی کو قاری ریاض احمد لغاری مدظلہ کی والدہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ ساڑھے بارہ بجے مولانا غلام سرور کی دعوت میں شرکت کی۔ جو انہوں نے اپنے بیٹے کی صحت یابی پر جمعیت علمائے اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے اعزاز میں منعقد کی۔ بعد نماز عصر جامع مسجد تقویٰ اور بعد نماز مغرب ٹھنڈی مسجد جھنگ سٹی میں اجتماعات سے خطاب کیا۔

۲۰؍جولائی کو جامعہ ختم نبوت چناب نگر کے افتتاح بخاری میں شرکت کی۔ ۲۱؍جولائی کو جامعہ عبیدیہ فیصل آباد میں جمعیت علمائے اسلام کے ڈویژنل اجلاس میں مہمان خصوصی تھے۔ اجلاس مخدوم زادہ مولانا سید محمد زکریا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پیر طریقت سید السادات مولانا سید جاوید حسن شاہ صاحب مدظلہ سے ملاقات کی۔

سیدنا حضرت عکاشہؓ بن محصن اسدی

حافظ محمد انس

الحمد لولیہ و الصلوٰۃ علیٰ نبیہ محمد و علیٰ الہ و اصحابہ اجمعین!

ایک دن رحمت عالم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں شمع توحید کے چند پروانوں کے درمیان رونق افروز تھے اور یوم حشر کی باتیں ہو رہی تھیں۔ اثنائے گفتگو میں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اس قبرستان کے ستر ہزار آدمی کسی حساب کتاب کے بغیر بخش دیئے جائیں گے۔'' حضور ﷺ کا ارشاد سن کر حاضرین میں سے ایک صاحب نے بڑے اشتیاق اور معصومانہ سادگی کے ساتھ عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو گے۔'' یہ سن کر وہ صاحب فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور بے اختیار ان کی زبان پر تحمید و تہلیل جاری ہو گئی۔

اب ایک دوسرے صاحب نے عرض کی 'یا رسول اللہ ﷺ! میرے بارے میں بھی' حضور ﷺ نے فرمایا: سبقک بہا عکاشہ'' (یعنی عکاشہ تم پر سبقت لے گیا) اور پھر حضور ﷺ کے یہ الفاظ مبارک ''ضرب المثل'' کی صورت اختیار کر گئے۔ جب کوئی شخص کسی کام میں پہل کر جاتا تو لوگ کہتے 'فلاں شخص عکاشہ کی طرح سبقت لے گیا' بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہونے کی بشارت پانے میں دوسروں پر سبقت لے جانے والے یہ حضرت عکاشہؓ محصن بن حرثان کے لخت جگر تھے اور بنو اسد بن خزیمہ کی شاخ بنی غنم بن دودان کے چشم و چراغ تھے۔ پورا سلسلہ نسب یہ ہے۔

عکاشہ بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرۃ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ یہ قبیلہ ایام جاہلیت میں بنو عبد شمس (قریش) کا حلیف تھا۔ حضرت عکاشہؓ کی کنیت ابو محصن تھی۔ اور انہوں نے اس وقت دعوت حق پر لبیک کہی تھی جب ایسا کرنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف تھا۔ اس طرح وہ سابقون الاولون کی مقدس جماعت میں شامل ہونے کی سعادت عظمیٰ سے بہرہ ور ہو گئے تھے۔

جب مشرکین قریش کے مظالم انتہا کو پہنچ گئے۔ تو حضرت عکاشہؓ کے قبیلے کے بہت سے لوگ (جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے) حضور ﷺ کے حکم پر حبشہ کو ہجرت کر گئے اور وہاں امن و سکون کی زندگی بسر کرنے لگے۔ لیکن حضرت عکاشہؓ ہجرت مدینہ تک مکہ ہی میں مقیم رہے اور مردانہ وار راہ حق میں کفار کے ظلم و ستم سہتے رہے۔ جب سرور کائنات ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ تو حضرت عکاشہؓ بھی دیگر صحابہ

کرامؓ کے ساتھ ارض مکہ کو الوداع کہہ کر مدینہ کوچ فرما گئے۔

غزوات نبوی ﷺ کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت عکاشہؓ بن محصن نے بدر، احد، احزاب، خیبر، فتح مکہ، حنین اور تبوک بھی غزوات میں حصہ لیا۔ ہر معرکے میں اخلاص وایثار اور شجاعت کا غیر معمولی مظاہرہ کیا۔ غزوہ بدر میں اپنے بھائی ابو سنان بن محصن اور بھتیجے سنان بن ابی سنان بن محصن کو ساتھ لے کر شریک ہوئے اور حیرت انگیز شجاعت سے لڑے۔ حافظ عبدالبر ؒ نے الاستیعاب میں لکھا ہے کہ لڑتے لڑتے ان کی تلوار ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ سرکار دوعالم ﷺ نے دیکھا تو ان کو کھجور کی ایک چھڑی مرحمت فرمائی۔ وہ یہی چھڑی لے کر دشمن کی صفوں میں گھس گئے لڑائی ختم ہونے تک داد شجاعت دیتے رہے۔ اس غزوہ میں قریش کا ایک نامی گرامی جنگجو معاویہ بن قیس ان کے ہاتھ سے جہنم واصل ہوا۔

سن ٦ ہجری میں حضرت عکاشہؓ کو ان چودہ سو نفوس قدسی میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر سرکار دوعالم ﷺ کے دست مبارک پر لڑتے مرنے کی بیعت کی اور ''اصحاب الشجرہ'' کا لقب پاکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور جنت کی بشارت حاصل کی۔

سن ١١ ہجری میں سرکار دوعالم ﷺ نے رحلت فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تو سارے عرب میں دفعتاً فتنہ ارتداد کے شعلے بھڑک اٹھے۔ اس موقعہ پر خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبرؓ نے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود بے مثال استقامت، شجاعت اور جوش ایمانی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مرتدوں کے تمام مطالبے سختی کے ساتھ رد کر دیئے اور ان کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔

مرتدین کے ایک طاقتور گروہ کی قیادت جھوٹا مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد کر رہا تھا۔ یہ شخص بلا کا جنگجو تھا اور اس کا شمار شجاعان عرب میں ہوتا تھا۔ دراصل وہ عہد رسالت کے اواخر ہی میں ارتداد میں مبتلا ہوگیا تھا اور نبوت کا مدعی بن بیٹھا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کے ارتداد اور جھوٹے دعوی کی خبر سن کر حضرت ضرارؓ بن ازور کو اس کی سرکوبی پر مامور فرمایا تھا۔ طلیحہ حضرت عکاشہؓ کے قبیلے بن اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتا تھا۔ حضرت ضرارؓ بن ازور بھی اسی قبیلے کے فرد تھے۔ حضرت ضرارؓ نے واردات کے مقام پر طلیحہ اور اس کے حواریوں کو زبردست شکست دی۔ اس لڑائی میں حضرت عکاشہؓ کے بھتیجے حضرت سنانؓ بن ابی سنان بن محصن نے حضرت ضرارؓ کے شانہ بشانہ حصہ لیا۔ ان کو سرکار دوعالم ﷺ نے بطور خاص پیغام بھیجا تھا کہ وہ ضرارؓ کے ساتھ مل کر طلیحہ کے خلاف جنگ کریں۔ حضرت ضرارؓ طلیحہ کو شکست دے کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، ابھی راستے ہی میں تھے کہ حضور ﷺ کا وصال ہوگیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کے خلاف جہاد کے لئے مختلف اطراف کو لشکر بھیجے تو حضرت عکاشہؓ اور حضرت ضرارؓ دونوں حضرت خالد بن ولیدؓ کے لشکر میں شامل ہوگئے۔ حضرت خالدؓ سب سے پہلے طلیحہ کی طرف متوجہ ہوئے جو حضرت ضرارؓ سے شکست کھا کر بزاخہ میں مقیم ہوگیا تھا۔ قبائل طے، فزارہ اور اسد کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر لیا تھا۔ حضرت خالدؓ نے حضرت عکاشہؓ اور حضرت

ثابتؓ بن ام اقرم کو طلیحہ کی خدمت پر مامور فرمایا۔ وہ دیکھ بھال کے لئے اپنے لشکر کے آگے گھوڑوں پر سوار جا رہے تھا کہ اتفاقاً دشمن کے سواروں سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ ان میں طلیحہ اور اس کا بھائی سلمہ بن خویلد بھی شامل تھا۔ طلیحہ نے حضرت عکاشہؓ پر حملہ کیا اور سلمہ نے حضرت ثابتؓ پر۔ حضرت ثابتؓ تو جلدی ہی سلمہ کے ہاتھوں رتبہ شہادت پر فائز ہوگئے۔ لیکن حضرت عکاشہؓ نے طلیحہ کو ایسا زچ کیا کہ وہ سلمہ کو اپنی مدد کے لئے پکارنے لگا۔ سلمہ حضرت ثابتؓ سے فارغ ہو چکا تھا۔ وہ فوراً ادھر لپکا اور دونوں بھائیوں نے مل کر حضرت عکاشہؓ کو اپنے نرغے میں لے لیا۔ دونوں عرب کے نامی گرامی جنگجو تھے۔ لیکن حضرت عکاشہؓ نے کمال ثابت قدمی کے ساتھ ان دونوں کا مقابلہ کیا۔ تمام بدن زخموں سے چھلنی ہوگیا۔ لیکن برابر مقابلہ کرتے رہے یہاں تک کہ نڈھال ہو کر گر پڑے اور خلد بریں کو سدھار گئے۔

جب اسلامی لشکر وہاں پہنچا تو دونوں جانبازوں کو خاک وخون میں غلطاں دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ سرکار دو عالم ﷺ کے ان جاں نثاروں کی شہادت کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ ہر شخص کی آنکھوں سے سیل اشک رواں ہوگیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اپنے گھوڑے سے اتر پڑے اور ساری فوج کو روک کر بادیدہ پرنم راہ حق کے دونوں شہیدوں کو ان کے خون آلود کپڑوں میں ہی سپرد خاک کیا۔ اس کے بعد انہوں نے آگے بڑھ کر طلیحہ کو فیصلہ کن شکست دی اور وہ شام کی طرف بھاگ گیا۔ خدا کی شان بعد میں اسی طلیحہ کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور قیام شام کے دوران میں ہی اس نے سچے دل سے دوبارہ اسلام قبول کرلیا۔ ایک مرتبہ وہ خلافت صدیقی کے زمانے میں عمرہ کے لئے مکہ جارہا تھا۔ مدینہ کے قریب سے گزرا تو کسی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اطلاع دی کہ طلیحہ جارہا ہے۔ آپ نے سن کر فرمایا ”اب وہ اسلام میں داخل ہو چکا ہے، جانے دو“

خلافت فاروقی میں وہ مدینہ آکر حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”طلیحہ تم نے اپنے من گھڑت الفاظ کو وحی الٰہی سے تعبیر کر کے خدا پر افتراء کیا“ طلیحہ نے کہا: ”امیر المؤمنین یہ بھی کفر کے فتنوں میں سے ایک فتنہ تھا۔ جسے اسلام نے ہمیشہ کے لئے ختم کردیا۔ اب مجھے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید ہے۔“ حضور عمرؓ یہ سن کر خوش ہوگئے۔ اور اس کی بیعت قبول کرلی۔ طلیحہ نے اپنے گزشتہ کردار کی تلافی یوں کی کہ اس دور کے متعدد معرکوں میں اعدائے اسلام کے خلاف جانبازانہ شرکت کی اور حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔

حضرت عکاشہؓ بن محصن کی کتاب سیرت میں سبقت فی الاسلام راہ حق میں بلاکشی، شوق جہاد اور فکر آخرت سب سے نمایاں ابواب ہیں۔ علامہ ابن اثیر نے اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ حضرت عکاشہؓ نہایت جلیل القدر صحابی تھے۔ اور فضلائے صحابہؓ میں شمار ہوتے تھے۔

فی الحقیقت خوش بختی اور جلالت قدر کی اس سے بڑی دلیل کیا ہوسکتی ہے کہ خود لسان رسالت ﷺ نے انہیں بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی: ”یہ نصیب اللہ اکبر! لوٹنے کی جائے ہے“

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر: 16

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱۵۱...... عاصم بن عدی ابن الجد العجلانی الاوسیؓ

آنجناب غزوہ بدر کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ آپ ﷺ نے انہیں واپس بھیج دیا۔ انہیں اصحاب بدر میں شامل فرمایا اور مال غنیمت میں سے حصہ بھی عنایت فرمایا۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپ غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل رہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آنجناب غزوہ بدر میں اس لئے شامل نہ ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فج الروحا سے واپس فرمادیا اور انہیں قباء میں اور عوالی مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں غنیمت بدر میں سے حصہ بھی عنایت فرمایا اور اجر جہاد میں بھی۔ گویا آپ بدر میں شامل ہیں۔ آپ ۴۵ ہجری میں سیدنا امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ نے ۱۱۵ رسال عمر پائی۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۳۵)

۱۵۲...... عاصم بن قیس ابن ثابت الاوسیؓ

آپ غزوہ بدر، احد میں شریک ہوئے اور اپنا کوئی جانشین نہیں چھوڑا۔ (اسد الغابہ ۳/۱۱)

۱۵۳...... عاقل ابن بکیر ابن عبد یا لیل اللیثی مولیٰ بنی عدی حلیف قریش

آپ اور آپ کے بھائی عامر، خالد، ایاس غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ رحمت عالم ﷺ نے آپ کی مبشر بن عبدالمنذرؓ کے درمیان مواخات کرائی۔ یہ تمام بھائی غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مدو بن زیاد کے ساتھ مواخات فرمائی۔ آپ کا نام غافل (ف کے ساتھ تھا۔ سرور کائنات ﷺ نے تبدیل فرما کر (قاف) رکھا۔ آپ سب سے پہلے ایمان لائے۔ جب سرور عالم ﷺ دار ارقم میں تشریف فرما ہوئے۔ (طبقات ابن سعد ۳/۳۸۸)

۱۵۴...... عامر بن امیہ ابن زید الخزرجی الانصاریؓ

غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جب آپ کے فرزند ارجمند ہشام بن عامر ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا: عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۶۲)

۱۵۵...... عامر بن بکیر ابن عبد یا لیل اللیثیؓ

سرور دو عالم ﷺ نے آپ کی مواخات ثابت بن قیس ابن شماسؓ سے فرمائی۔ حضرت عامر غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۴۰)

۱۵۶...... عامر بن ربیعہ العنزی مولیٰ آل الخطاب حلیف قریشؓ

آنجناب قدیم الاسلام لوگوں میں سے تھے۔ عامر سرور دو عالم ﷺ کے دار ارقم میں تشریف لانے سے پہلے مسلمان ہوئے اور دار ارقم میں آنے سے پہلے حضرت عامر نے اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ دو مرتبہ ہجرت کی۔ ایک مرتبہ حبشہ کی طرف اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ کی طرف۔ رحمت دو عالم ﷺ نے ان کی یزید ابن منذر سے مواخات کرائی۔ آپ تمام غزوات میں شامل ہوئے اور انہیں حضرت عثمانؓ نے سفر حج پر تشریف لے جانے کی وجہ سے مدینہ منورہ پر اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ آپ سے ۲۲ احادیث نبویہ منقول ہیں۔ آپ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چند ایام بعد ۳۳ ہجری میں فوت ہوئے۔ (طبقات ابن سعد ۳/۳۸۶)

۱۵۷...... عامر بن سلمہ ابن عامر مولیٰ الخزرجؓ

عامر یمن سے تھے اور انصار کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر واحد میں شریک ہوئے۔ اپنے پیچھے کوئی جانشین نہیں چھوڑا۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۵۰)

۱۵۸...... ابو عبیدہ بن جراحؓ احد العشرۃ المبشرۃ

آپ کا اسم گرامی عامر بن عبداللہ ابن الجراح ہے۔ فاتح شام آنجناب لمبے قد اور نحیف وزار جثہ کے مالک تھے۔ حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ احد کے موقع پر جب خود کے دو حلقے رسول اللہ ﷺ کے رخ انور میں گھس گئے تو آپ نے اس قوت سے اپنے دانتوں سے نکالا کہ آپ کے دو دانت اکھڑ گئے۔ آپ کی طاقت جیسی اس دن دیکھی گئی ایسی کبھی نظر نہیں آئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت فاروق اعظمؓ اور آپ کا نام لیا تھا کہ ان میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔ آپ کو دمشق فتح کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جتنے نبی گزرے ہیں ان سب نے اپنی اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے ڈرایا۔ میں بھی تمہیں دجال کے فتنہ سے ڈراتا ہوں۔ پھر آپ نے دجال کی مختلف چالیں ارشاد فرمائیں۔ آپ نے غزوہ احد سمیت تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ آپ کو حضرت فاروق اعظمؓ نے ملک شام کی طرف پیش قدمی کرنے والے لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ کی قیادت میں شام کے باقی علاقے فتح ہوئے اور آپ نے مشرق کی طرف دریائے فرات تک اور شمال کی طرف ایشیاء صغریٰ تک فتوحات حاصل کیں۔ فتح

ہونے والے علاقوں پر عمال اور گورنر مقرر فرمائے۔ آپ کی نرمی، شفقت اور تواضع کی وجہ سے لوگوں کے دل آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ ۱۸ہجری میں عمواس میں طاعون کی وبا پھیلی جس میں آپ بھی فوت ہوئے اور آپ غورستان کے علاقہ میں مدفون ہوئے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد ۱۱/۱۰۷)

۱۵۹...... عامر بن فہیرہؓ حضرت صدیق اکبرؓ کے غلام

حضرت عامرؓ غلامی کی حالت میں مسلمان ہوئے اور قدیم الاسلام لوگوں میں سے ہیں۔ حضور ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام قبول کیا۔ انہیں اسلام قبول کرنے کے جرم میں تکالیف واذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت خوب مسلمان تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے انہیں خرید کیا۔ جب سرور دو عالم ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ نے ہجرت سے پہلے تین دن غار ثور میں قیام فرمایا تو حضرت عامرؓ سارا دن حضرت صدیق اکبرؓ کی بکریاں مکہ کے چرواہوں کے ساتھ مل کر چراتے۔ جب سب چرواہے بکریاں اپنے اپنے گھروں میں لے کر جاتے تو حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ تو شہ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور واپس جاتے تو حضرت عامرؓ ان کے پیچھے پیچھے بکریاں لے کر جاتے تاکہ ان کے قدموں کے نشان نہ رہیں۔ بکریاں لے کر جب غار ثور پر آتے تو اللہ کے مہمان غار ثور سے نکل کر بکریوں کا دودھ نکالتے اور نوش فرماتے۔ جب حضرت عامرؓ نے ہجرت کی تو سعد بن خثیمہ کے ہاں اترے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی حارث بن عدس ابن معاذ سے مواخات کرائی۔ حضرت عامرؓ بدر واحد میں شریک ہوئے اور بیر معونہ کے موقع پر ۴ہجری میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ روایت میں ہے کہ جبار ابن سلمی الکلبی نے آپ کو تیر مارا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ جب آپ کو تیر لگا تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا۔ عامرؓ جب شہید ہوئے تو فرشتے انہیں آسمان کی طرف لے گئے۔ یہاں تک کہ نظر نہ آئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں نے آپ کے جسم کو چھپالیا اور اعلیٰ علیین میں پہنچادیا۔ جبار ابن سلمی نے سوال کیا کہ شہادت کے وقت انہوں نے کہا: خدا کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔ یہ کامیابی کیا ہے۔ فرمایا کامیابی جنت ہے۔ جبار ابن سلمی نے حضرت عامر کی کیفیت دیکھ کر اسلام قبول کرلیا۔ ایک روایت میں ہے کہ عامر کی میت کو تلاش کیا گیا تو نہ ملی۔ خیال یہ ہے کہ انہیں فرشتوں نے دفن کیا۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۹، ۲۲۸)

۱۶۰...... عامر بن مخلد ابن حارث الخزرجیؓ

آپ کی والدہ محترمہ کا نام عمارہ بنت خنساء بن عمیرہ بن عبید بن عوف الانصاری۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں بھی شرکت فرمائی اور جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ نے اپنا کوئی جانشین نہیں چھوڑا۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۶۰)

جاری ہے!

خانہ کعبہ کی مرکزیت

مولانا قاری محمد طیب قاسمی ؒ

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کی یہ تقریر علوم شرعیہ مدینہ منورہ کے اوپر والے ہال میں ۲محرم ۱۳۹۵ھ بروز بدھ بعد از نماز عصر ہوئی۔ جس میں سینکڑوں علماء ومشائخ اور زوار وحجاج نے شرکت فرمائی۔ جس انداز سے حضرت نے تقریر کے مبادی بیان کئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چار یا پانچ گھنٹوں کی تقریر تھی۔ افسوس کہ وقت کی تنگی کی
ؒ نے حضرت
قاری صاحب کو تقریر کرنے کی دعوت دی تھی اور وہ خود بھی موجود تھے:

(خطبہ مسنونہ کے بعد) اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ان اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکًا وھدیً للعالمین۔ فیہ آیات بینٰت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان آمنا (الٰی آخر الایۃ)

بزرگان محترم! اس وقت آپ الحمدللہ! کہ اوّل عالم میں موجود ہیں جو مرکز عالم بھی ہے اور وسط عالم بھی ہے اور اصل عالم بھی ہے۔ میں نے چار الفاظ استعمال کئے کہ خانہ کعبہ (۱) اوّل عالم، (۲) مرکز عالم، (۳) وسط عالم اور (۴) اصل عالم ہے۔ سب سے پہلا مقام دنیا میں یہی ہے اور اصل سب کی یہی ہے اور عالم شاہد کے بیچوں بیچ بھی ہے اور مرکز بھی یہی ہے۔

یہ چار چیزیں ہیں۔ ان میں بعض امور تو نص قطعی سے ثابت ہیں۔ یعنی قرآن کریم نے خود تصریح فرمائی ہے اور بعض چیزیں آثار صحابہ سے ثابت ہیں۔ یعنی حدیث مرفوع اس میں یا ہے یا نہیں یا ہمارے علم میں نہیں۔ لیکن آثار صحابہ کے اندر ملتی ہیں۔ قرآن کریم نے تو ارشاد فرمایا: ’’ان اوّل بیت وضع للناس ‘‘ سب سے پہلا گھر خدا کا جس کو اللہ تعالیٰ نے وضع کیا لوگوں کے لئے وہ مکہ میں ہے۔ خواہ مکہ کے معنی مکہ کے ہوں یا مکہ کے معنی اس موضع کے ہوں کہ جس میں بیت اللہ واقع ہے اور اس کے اردگرد کو مکہ کہتے ہیں۔ یہ اختلاف اقوال ہے۔ بہرحال حاصل یہ نکلا کہ خدا کا سب سے پہلا گھر جس کو عبادت کے لئے بنایا ہے وہ مکہ میں ہے۔ جس کا نام بیت اللہ ہے۔ جب اللہ نے ارادہ کیا کہ اس عالم کو پیدا کیا جائے تو اس میں سب سے پہلی وضع بیت اللہ کی واقع ہوئی۔ جیسا کہ آثار صحابہؓ سے واضح ہوتا ہے کہ پورے عالم میں پانی پانی

تھا۔یعنی عناصر اربعہ میں سب سے پہلے اللہ نے پانی کو پیدا کیا۔تمام عالم میں پانی پانی تھا۔جب حق تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اس پانی سے دوسرے عنصر تیار کئے جائیں اور اس سے ساری کائنات بنائی جائے۔اس پانی میں یہ جگہ جہاں بیت اللہ واقع ہے ابھری ہوئی تھی۔جیسے پہاڑی کا ایک چھوٹا سا مقام ہوتا ہے۔وہ بھر گیا۔اس کے بعد میں کچھ گہرائی واقع ہوئی۔اس کے بعد پانی نے ٹکرانا شروع کیا۔جب سمندر کا پانی ٹکراتا ہے تو اس میں غلظت اور گاڑھاپن پیدا ہوتا ہے۔جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں سمندر کے کناروں پر جب پانی ٹکریں کھاتا ہے تو جھاگ پیدا ہو جاتی ہے اور وہ سمندری جھاگ پتھر کی طرح سخت ،تو پانی نے جب ٹکرانا شروع کیا تو غلظت اور گاڑھاپن واقع ہوئی اور گاڑھے پن نے سختی اختیار کی اور ایک اینٹ کے برابر سختی پیدا ہوئی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک اینٹ کے برابر زمین بنی اور وہی بیت اللہ کا حصہ ہے۔اس کے بعد حق تعالیٰ نے اس کو بڑھانا اور پھیلانا شروع کیا تو پھیلتے پھیلتے زمین بنتی گئی اور اس حد پر آ کر رک گئی جس حد پر آج موجود ہے۔کتنے دنوں میں مکمل ہوئی یہ تو اللہ جانتا ہے۔قرآن مجید میں بعض جگہ تصریحات بھی ہیں۔لیکن اس وقت مدت سے بحث نہیں۔

بہر حال یہ معلوم ہوا کہ بیت اللہ اصل ہے ساری زمین کا اور اس سے ساری زمین بنی اور ہم اور آپ جانتے ہیں کہ ہم سب زمینی مخلوق ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مٹی سے پیدا کیا۔جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔"کلکم بنی آدم وآدم من تراب "تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کی اصل مٹی ہے تو ہم سب کی اصل بھی مٹی ہوئی۔اس لئے انسان کو مشت خاک کہا جاتا ہے۔مشت غبار کہا جاتا ہے۔کسی شاعر نے کہا ہے۔

قدرت خدا کی دیکھئے تو انسان کو دیکھئے کیا کیا تکلفات ہیں مشت غبار میں

ایک مٹھی بھر مٹی نے کیا کیا تکلفات کئے۔کتنا دنیا کو سجایا اور کہاں تک پہنچایا تو حق تعالیٰ نے ہم سب کو مٹی سے بنایا اور مٹی کی اصل بیت اللہ ہے۔اس کا حاصل یہ نکلا کہ سب کی اصل بیت اللہ ہے۔یہ قاعدہ ہے "کل شیٔ یرجع الی اصلہ "ہر چیز اپنی اصل کی طرف دوڑتی ہے۔اگر شاخیں ہیں تو جڑ کی طرف رجوع کریں گی۔پانی ہے تو وہ اپنے مرکز کی طرف رجوع کرے گا۔زمین اپنے مرکز ثقل کی طرف رجوع کرے گی۔ہر چیز اپنے مرکز کی طرف فطری طور پر رجوع کرتی ہے۔اسے کہنے کی ضرورت نہیں پیش آتی۔جیسا بیٹے کو کشش ہے باپ کی طرف۔آپ بیٹوں کو تلقین نہیں کرتے کہ بھائی باپ کی طرف رجوع کرو۔طبعی کشش ہے۔آپ کہیں یا نہ کہیں تو اسی طرح خلقۃً تمام انسانوں کو طبعاً رجوع ہے۔بیت اللہ کی طرف۔البتہ بعض کے علم میں ہے اور بعض کے علم میں نہیں۔جب ان کے علم میں آ جائے تو ان میں بھی کشش ہو جائے یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شخص کی اولاد ہوئی۔بچہ پیدا ہوتے ہی باپ بھاگ گیا۔بچہ جوان ہوا اب اگر کہیں

باپ سامنے آئے گا تو طبعی کشش بچے کے اندر تو ہوگی مگر یہ نہیں جانے گا کہ یہ باپ ہے۔ جب تک پہچانا نہ جائے۔ جب پہچان جائے گا کہ یہی ہے وہ باپ جس کی طرف طبعی کشش ہے تو تشخص بھی آ جائے گا۔ تو فطرۃً ہر انسان جانتا ہے کہ اسے اپنے اصل کی طرف کشش ہے۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے آ کر تعارف کرادیا کہ جس اصل کی طرف تمہیں طبعی کشش ہے وہ یہی چیز ہے تو جن کے علم میں نہیں تھا پیغمبروں کے کہنے سے وہ سمجھ گئے۔ ایمان لے آئے تو کشش بھی ہے اور تشخص بھی ساتھ ہے۔ معرفت بھی ہے پہچان بھی ہے۔

غرض خلقۃً رجوع ہے انسان کا بیت اللہ کی طرف۔ حق تعالیٰ نے اپنی کشش پیدا فرمائی کہ عبادت میں بھی اسی کو مرکز سمجھو۔ اگر عبادت کا مرکز کوئی ایسا ہوتا کہ طبعاً رجوع نہ ہوتا۔ زور زبردستی سے لوگ رجوع کرتے۔ فطری کشش نہ ہوتی۔ مگر حق تعالیٰ نے ایسی جگہ کو مرکز عبادت بنادیا کہ جس کی طرف طبعی کشش ہے۔ طبعی کشش بیچ میں رکھ دی تا کہ اس مرکز کی طرف رجوع ہو۔ حضور ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک کروڑوں اربوں انسان ”من کل فج عمیق“ ہر گھاٹی اور روادی سے نکل نکل کر سفر کی سختیاں برداشت کرتے ہیں۔ محنتیں اٹھاتے ہیں۔ خلاف طبع چیزیں برداشت کرتے ہیں۔ مگر آتے ہیں تو پوری کشش سے آتے ہیں۔ فطری کشش بھی ہے۔ شرعی کشش بھی ہے۔ عقلی کشش بھی ہے۔ کئی کششیں جمع ہوگئیں۔ فطری کشش تو یوں ہے کہ اصل ہے انسان کا۔ عقلی کشش یوں ہے کہ فرع اصل کی طرف رجوع کرتی ہے اور یہ معقول بات ہے اور شرعی کشش یہ ہے کہ انبیاء علیہم التسلیمات نے تعارف کرادیا کہ یہی ہے وہ بیت اللہ جو تمہاری اصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نبی ایسے نہیں گزرے جنہوں نے طواف نہ کیا ہو بیت اللہ کا۔ جب سارے انبیاء نے طواف کیا تو لازمی طور پر ان کے اقوام وامم نے بھی طواف کیا کہ یہ ہماری اصل ہے۔ صرف آپ ہی کی اصل نہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ بلکہ سارے اولاد آدم کی اصل ہے اور یہ تحت الثریٰ سے لے کر ساتویں آسمان تک ہے۔ اس کی بنیادیں دس بیس پچاس گز نہیں بلکہ حدیث میں تحت الثریٰ تک بنیادوں کا مرکز ہے تو بیت اللہ فقط اس حصہ میں نہیں جو چاردیواری آپ کے سامنے ہے۔ بلکہ تحت الثریٰ تک جتنا حصہ چلا گیا ہے وہ سب بیت اللہ ہے اور اسی طرح اوپر کی طرف عرش تک بیت اللہ ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ہر آسمان میں ایک قبلہ ہے اور وہ قبلہ ٹھیک اسی سیدھ میں ہے جہاں یہ بیت اللہ واقع ہے اور ساتویں آسمان پر بیت المعمور ہے تو ہر آسمان ہی کا قبلہ ہے۔ جیسا کہ ایک تار میں لٹو باندھ دیئے جائیں اور پرو دیئے جائیں تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے تو ہر لٹو محاذی ہے دوسرے لٹو کا تو اسی طرح سیدھ میں واقع ہے قبلہ۔ جیسے حدیث میں فرمایا گیا کہ اگر بیت المعمور سے کوئی پتھر گرایا جائے وہ سیدھا بیت اللہ کے وسط پر واقع ہوگا تو بیت اللہ فقط اس چاردیوار کا نام نہیں ہے بلکہ عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک یہ تمام فضا قبلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ آسمانوں میں پہنچ جائیں اور نماز پڑھیں بیت اللہ کی طرف

تو آپ کولٹکنا نہیں پڑے گا کہ بیت اللہ تو نیچے ہے کہ قبلہ کی طرف جھکیں۔ بلکہ آپ کو سیدھا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا ہوگا۔ جیسا زمین پر پڑھتے ہیں۔ اس لئے کہ وہاں بھی سامنے بیت اللہ ہے اور اگر آپ سمندروں کی تہ میں پہنچ جائیں یا زمین کے عمق میں چلے جائیں اور وہاں نماز پڑھیں تو آپ کو اوپر کے سجدے نہیں کرنا پڑیں گے کہ بیت اللہ تو اوپر ہے۔ بلکہ سیدھے کھڑے ہوکر نماز پڑھیں۔ کیونکہ بیت اللہ آپ کے سامنے ہے۔ بیت اللہ اوپر سے لے کر نیچے تک ایک کیل کی مانند ہے ایک نورانی الاٹ ہے کہ جس کے ارد گرد یہ سارے جہاں کا چکر کاٹ رہے ہیں چکی کی پاٹ کی طرح۔ حق تعالیٰ نے اس کو برکت بنا کر...... تاکہ اس سے وجود دیا جائے اور وجود کے دھارے چاروں طرف برابر پھیلے۔ مرکز سے جو چیز چلتی ہے وہ چار طرف برابر ہوتی ہے۔ اگر آپ پانی کے بیچ میں ڈھیلا ماریں تو دائرے بنتے بنتے کنارے تک پہنچ جائیں گے۔ مگر مرکز سب کا ایک ہی رہے گا۔ برابر برابر دائرے بنتے چلے جائیں گے۔ مرکز میں جو حرکت ہوتی ہے وہ پورے محیط میں ہوتی ہے۔ وجود کو جب حرکت دی گئی کہ پیدا کیا جائے زمین کو تو اس مرکز کو وجود تجلی جو اقرب الی الذات ہے موجود ہے۔ اس تجلی کو سجدہ کرنا عین ذات کو سجدہ کرنا ہے۔ تجلی کے معنی درحقیقت عکس کے ہیں۔ بیت اللہ آئینہ جمال خداوندی ہے جس میں حق تعالیٰ نے اپنے عکس کو اتارا ہے۔ عکس اور اصل میں عینیت ہوتی ہے جو حرکت ذات کرتی ہے۔ وہی عکس کرتا ہے۔ اگر ذات ہنس رہی ہے تو عکس بھی ہنس رہا ہے۔ اگر اصل ٹھہر جائے گی تو عکس بھی ٹھہر جائے گا۔ فرق ہوتا ہے قوت وضعف کا ورنہ حرکت وسکون میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

(بشکریہ الحق اکوڑہ خٹک جنوری ۱۹۷۵ء)

قادیانیوں سے کاروبار کرنے کا نقصان

راقم الحروف ماہ جولائی میں سیدی ومرشدی حضرت اقدس شیخ الحدیث حضرت مولانا سید جاوید حسن شاہ صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ عبیدیہ فیصل آباد میں حاضر ہوا۔ حضرت والا نے ایک چٹ پکڑائی۔

فرمایا کہ ایک ساتھی نے خواب دیکھا ہے۔ مناسب سمجھیں تو لولاک میں شائع کرادیں:

ﷺ کی خواب

ﷺ کے چہرہ مبارک سرخ تھا۔ تو معاذ اللہ آقی کہ آپ (لوگ) جو مرزائیوں سے

ﷺ کی حرمت۔ کر

خلاف خرچ کرتے ہیں۔

محمد صابر ولد محمد اسحاق!

عیدالاضحیٰ اور سنت ابراہیمی علیہ السلام

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی ؒ

ہر قوم کے کچھ خاص تہوار اور جشن کے دن ہوتے ہیں جن میں اس قوم کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور سطح کے مطابق اچھا لباس پہنتے اور عمدہ کھانے پکاتے کھاتے ہیں اور دوسرے طریقوں سے بھی اپنی اندرونی مسرت وخوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ گویا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اسی لئے انسانوں کا کوئی طبقہ اور فرقہ ایسا نہیں ہے جس کے ہاں تہوار اور جشن کے کچھ خاص دن نہ ہوں۔

اسلام میں بھی ایسے دو دن رکھے گئے ہیں۔ ایک عیدالفطر اور دوسرا عیدالاضحیٰ۔ بس یہی مسلمان کے اصل مذہبی وملی تہوار ہیں۔ ان کے علاوہ مسلمان جو تہوار مناتے ہیں، ان کی کوئی مذہبی حیثیت اور بنیاد نہیں ہے۔ بلکہ اسلامی نقطہ نظر سے ان میں سے اکثر خرافات ہیں۔ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی اس وقت سے شروع ہوتی ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ آئے۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ ان دونوں تہواروں کا سلسلہ بھی اسی وقت سے شروع ہوا ہے۔ جیسا کہ معلوم ہے عیدالفطر رمضان المبارک کے ختم ہونے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے اور عیدالاضحیٰ ۱۰ ذی الحجہ کو۔

۱۰ ذی الحجہ وہ مبارک تاریخی دن ہے جس میں امت مسلمہ کے مؤسس ومورث اعلیٰ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دانست میں اللہ تعالیٰ کا حکم واشارہ پاکر اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو ان کی رضامندی سے قربانی کے لئے اللہ کے حضور میں پیش کرکے اور ان کے گلے پر چھری رکھ کر اپنی سچی وفاداری اور کامل تسلیم ورضا کا ثبوت دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے عشق ومحبت اور قربانی کے اس امتحان میں ان کو کامیاب قرار دے کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زندہ وسلامت رکھ کر ان کی جگہ ایک جانور کی قربانی قبول فرمائی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سر پر ”انی جاعلک للناس اماما“ کا تاج رکھ دیا تھا اور ان کی اس ادا کی نقل کو قیامت تک کے لئے ”رسم عاشقی“ قرار دے دیا تھا۔ پس اگر کوئی دن کسی عظیم تاریخی واقعہ کی یادگار کی حیثیت سے تہوار قرار دیا جاسکتا ہے تو اس امت مسلمہ کے لئے جو ملت ابراہیمی کی وارث اور اسوۂ خلیلی کی نمائندہ ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کے دن کے مقابلے میں کوئی دوسرا دن اس کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ اس لئے دوسری عید ۱۰ ذی الحجہ کو قرار دیا گیا۔ جس وادی غیر ذی زرع میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ اسی وادی میں پورے عالم اسلامی کا حج کا سالانہ اجتماع اور اس کے مناسک قربانی وغیرہ اس واقعہ کی گویا اصل اور اول درجے کی یادگار ہے اور ہر اسلامی شہر اور بستی میں عید

الاضحیٰ کی تقریبات نماز اور قربانی وغیرہ بھی اس کی گویا نقل اور دوم درجہ کی یادگار ہے۔ بہرحال ان دنوں (یکم شوال اور ۱۰ ذی الحجہ) کی ان خصوصیات کی وجہ سے ان کو یوم العید اور امت مسلمہ کا تہوار قرار دیا گیا۔

عیدین کا آغاز

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ (جن کی کافی تعداد پہلے ہی سے اسلام قبول کر چکی تھی) دو تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ دو دن جو تم مناتے ہو، ان کی کیا حقیقت اور حیثیت ہے؟ (یعنی تمہارے ان تہواروں کی کیا اصلیت اور تاریخ ہے؟) انہوں نے عرض کیا کہ ہم جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے۔ (بس وہی رواج ہے جو اب تک چل رہا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں کے بدلہ میں ان سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دیے ہیں۔ (اب وہی تمہارے قومی اور مذہبی تہوار ہیں) یوم عید الاضحیٰ اور یوم عید الفطر۔ (سنن ابی داؤد)

عید الاضحیٰ کی قربانی

ایک حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ (زندہ ہو کر) آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔ (جامع ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحابؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان قربانیوں کی کیا حقیقت اور کیا تاریخ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے (روحانی اور نسلی) مورث حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (یعنی سب سے پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم دیا گیا اور وہ کیا کرتے تھے۔ ان کی اس سنت اور قربانی کے اس عمل کی پیروی کا حکم مجھ کو اور میری امت کو بھی دیا گیا ہے) ان صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر ہمارے لئے یا رسول اللہ ﷺ ان قربانیوں میں کیا اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے عوض میں ایک نیکی۔ انہوں نے عرض کیا تو کیا اون کا بھی یا رسول اللہ ﷺ یہی حساب ہے؟ اس سوال کا مطلب تھا کہ بھیڑ، دنبہ، مینڈھا، اونٹ جیسے جانور جن کی کھال پر گائے، بیل یا بکری کی طرح کے بال نہیں ہوتے بلکہ اون ہوتا ہے اور یقیناً ان میں سے ایک ایک جانور کی کھال پر لاکھوں یا کروڑوں بال ہوتے ہیں تو کیا ان اون والے جانوروں کی قربانی کا

ثواب بھی (ہر بال کے عوض ایک نیکی کی شرح سے ملے گا؟) آپ نے فرمایا ہاں! اون والے جانور کی قربانی کا اجر بھی اسی شرح اور اسی حساب سے ملے گا کہ اس کے بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی۔ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہجرت کے بعد) مدینہ طیبہ میں دس سال قیام فرمایا اور آپ برابر (ہر سال) قربانی کرتے تھے۔ (جامع ترمذی)

حنش بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰؓ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھا تو میں نے ان سے عرض کیا کہ یہ کیا ہے؟ (یعنی آپ بجائے ایک کے دو مینڈھوں کی قربانی کیوں کرتے ہیں؟) انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے بھی قربانی کیا کروں تو ایک قربانی میں آپ کی جانب سے کرتا ہوں۔ (جامع ترمذی)

تشریح: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا تھا کہ مدینہ طیبہ میں قیام فرمانے کے بعد سے رسول اللہ ﷺ پابندی کے ساتھ ہر سال قربانی فرماتے رہے اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد کے لئے آپ حضرت علیؓ کو وصیت فرما گئے کہ آپ کی طرف سے قربانی کیا کریں۔ چنانچہ اس وصیت کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔

قربانی کا طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی وسفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا اور ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ اللہ اکبر“ پڑھا۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے اور زبان سے ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کہتے جاتے تھے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ قربانی کے دن یعنی عید قرباں کے دن رسول اللہ ﷺ نے سیاہی سفیدی مائل سینگوں والے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب آپ ﷺ نے ان کا رخ صحیح یعنی قبلہ کی طرف کرلیا تو یہ دعا پڑھی: ”انی وجهت وجهی للذی..... اللهم منک ولک عن محمد وامته بسم اللہ اللہ اکبر“ (میں نے اپنا رخ اس اللہ کی طرف کرلیا جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے۔ طریقے پر ابراہیم علیہ السلام کے ہر طرف سے یکسو ہوکر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز وعبادت اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے اور اس کا کوئی شریک ساجھی نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہے اور میں حکم ماننے والوں میں ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی طرف سے اور تیری ہی توفیق سے ہے اور تیرے ہی واسطے ہے۔ تیرے بندے محمد ﷺ کی اور اس امت کی جانب سے بسم

اللہ واللہ اکبر) یہ دعا پڑھ کر آپ نے مینڈھے پر چھری چلائی اور اس کو ذبح کیا۔ (سنن ابی داؤد)

سنن ابی داؤد کی اسی حدیث کی ایک دوسری روایت میں آخری حصہ اس طرح ہے کہ آپ نے "اللّٰھم منھم لک" کہنے کے بعد اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور زبان سے کہا: "بسم اللہ اللہ اکبر" (اے اللہ! یہ میری جانب سے اور میرے ان امتیوں کی جانب سے جنہوں قربانی نہ کی ہو)

تشریح: قربانی کے وقت رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالی سے یہ عرض کرنا کہ: "میری جانب سے اور میری امت کی جانب سے، یا میرے ان امتیوں کی جانب سے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔"

ظاہر ہے کہ یہ امت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی انتہائی شفقت ورافت ہے۔ لیکن ملحوظ رہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے ساری امت کی طرف سے یا قربانی نہ کرنے والے امتیوں کی طرف سے قربانی کردی۔

ختم نبوت کورس شورکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اقصیٰ شورکوٹ سٹی میں ۱۵، ۱۶، ۱۷ر جولائی کو مغرب سے عشاء تک ختم نبوت کورس منعقد ہوا جس کی صدارت جامعہ عثمانیہ کے مہتمم مولانا محمد زاہد نے کی۔ جبکہ منتظمین میں مولانا مفتی خالد عمر، رانا محمد اشفاق سرفہرست رہے۔ ۱۵ر جولائی کو مولانا قاضی احسان احمد مبلغ مجلس کراچی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر لیکچر دیا۔ ۱۶ر جولائی کو مولانا غلام حسین نے امام مہدی علیہ الرضوان کی علامات پر بیان کیا اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کا رد کیا۔ مولانا عبدالرشید سیال مبلغ مجلس فیصل آباد نے مرزا قادیانی کے دعاوی کا ابطال کیا۔ ۱۷ر جولائی کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام از قرآن وحدیث پر بیان کیا اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کا رد کیا۔ کورس میں ایک سو کے قریب حضرات نے شرکت کی۔

مولانا محمد اسحاق ساقی کا خطبہ جمعہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی جامعہ دارالہدیٰ پرمٹ علی پور میں ۲۹ر جولائی کو جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ خلفاء راشدین اچشریف میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ مولانا شجاع آبادی نے بعد نماز مغرب مدرسہ مصباح العلوم شہر سلطان، بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اور اگلے دن صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد تقویٰ المعروف درکھاناں والی میں درس دیا۔

عشرہ ذی الحجہ اور قربانی کے احکام ومسائل

مولانا محمد وسیم اسلم

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان (ماہ ذی الحجہ کے پہلے) دس ایام میں نیک اعمال جس قدر پسند ہیں کسی بھی دوسرے ایام میں اتنے زیادہ پسند نہیں ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا جہاد فی سبیل اللہ بھی اتنا زیادہ پسند نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی اتنا پسند نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص جہاد کے لئے اپنے جان ومال کے ساتھ نکلے اور سارا مال خرچ کر کے خود بھی شہید ہو جائے تو اس کا عمل اس عشرہ کے اعمال کے برابر ہے۔ (مشکوۃ شریف ص ۱۲۸)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عشرہ ذی الحجہ کے ہر دن کے روزے کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر اور ہر رات کی عبادت کا ثواب لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے۔ (مشکوۃ شریف ص ۱۲۸)

تکبیرات تشریق

تشریق کا معنی: ”گوشت کو چیر پھاڑ کر چکنائی الگ کرنا اور ٹکڑے کر کے سوکھنے کے لئے دھوپ میں ڈالنا (تاکہ سڑنے اور خراب ہونے سے محفوظ ہو کر زیادہ دن تک استعمال ہو سکے)“ (المنجم الوسیط ص ۴۸)

ذی الحجہ کی ۹،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳ تاریخ کو ایام تشریق کہتے ہیں اور ان دنوں میں پڑھی جانے والی تکبیرات کو تکبیرات تشریق کہتے ہیں۔ تکبیرات تشریق کے الفاظ یہ ہیں۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد! نو ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد یہ تکبیرات شروع کی جاتی ہیں۔ تیرہ ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ با آواز بلند ان کا پڑھنا واجب ہے۔ عورت تکبیرات تشریق آہستہ آواز میں کہے۔ اگر امام بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ فوراً تکبیرات کہیں۔ امام کا انتظار نہ کریں۔

قربانی اور اس کا حکم

حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ ہمارا اس میں کیا فائدہ ہے؟

فرمایا: قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے تمہیں ایک نیکی ملے گی۔ پوچھا گیا اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلہ میں بھی ایک نیکی ملے گی۔ (مشکوٰۃ شریف ص۱۲۹)

قربانی نہ کرنے پر وعید

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو قربانی کی وسعت رکھتے ہوئے قربانی نہ کرے۔ وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ (الترغیب والترھیب)

ایک اور روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرتا ہو۔ وہ عید کی نماز کے لئے مسلمانوں کی عیدگاہ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ یعنی آپ ﷺ نے قربانی نہ کرنے پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

قربانی کا نصاب

قربانی کا نصاب وہی ہے جو کہ زکوٰۃ کا نصاب ہے۔ یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی ہے یا اس کی قیمت یا پھر ساڑھے سات تولہ سونا یا اس کی قیمت۔ قربانی کے نصاب میں ضروریات سے زائد تمام سامان کو جمع کر کے دیکھیں گے۔ اگر اس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔ ضروریات سے زائد سامان میں عورت کا رکھا ہوا مہر، زیور یا استعمال سے زائد کپڑے، برتن بستر وغیرہ بھی شامل ہیں۔ عموماً لوگ اس معاملہ میں سستی اختیار کرتے ہیں۔

قربانی کا وقت

ذی الحجہ کی دس تاریخ کو عید کی نماز سے لے کر بارہ تاریخ کی شام غروب آفتاب تک قربانی کی جا سکتی ہے۔ عید کا دن یوم النحر یعنی دس ذی الحجہ کا دن قربانی کے لئے زیادہ افضل ہے پھر گیارہ اور پھر بارہ۔ دیہاتوں میں جہاں عید کی نماز نہ ہوتی ہو۔ وہاں عید کے دن صبح صادق کے بعد بھی قربانی کی جا سکتی ہے۔ پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ادا کر لینے کے بعد قربانی جائز ہو جاتی ہے۔ اگر شہر میں رہتے ہوئے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو وہ درست نہیں۔ بلکہ نماز عید کے بعد دوسرا جانور ذبح کرنا لازم ہے۔ اگر قربانی کا جانور خریدا ہوا تھا مگر کسی وجہ سے ایام قربانی میں ذبح نہ کر سکا تو اس جانور کو صدقہ کر دے۔ اس کو ذبح کر کے استعمال میں لانا درست نہیں۔ اگر قربانی کے تین ایام میں قربانی نہ کر سکا تو پھر قربانی کی قیمت صدقہ کرے اور سستی پر توبہ کرے۔

مسائل قربانی

✿ ...... ہر حلال جانور کی قربانی نہیں ہو سکتی بلکہ بکرا، بکری، بھیڑ (نر و مادہ)، دنبہ (نر و مادہ)، گائے، بھینس، اونٹ اور اونٹنی کی قربانی جائز ہے۔

- جانور کا مسن ہونا ضروری ہے۔بکرا، دنبہ وغیرہ ایک سال کے بعد، گائے وغیرہ دو سال کے بعد اوراونٹ پانچ سال کے بعد مسن ہوتا ہے۔مسن ہونے کی پہچان یہ ہے کہ اس کے دودھ کے دانت ٹوٹ جاتے ہیں۔
- اگر کسی جانور کے دودھ کے دانت نہ ٹوٹے ہوں مگر اس کی عمر کے بارے میں یقین ہو کہ وہ مقررہ عمر کو پہنچ چکا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے۔اگر اون والا جانور دنبہ، یا بھیڑ صحت منداور فربہ (موٹا تازہ) ہو تو چھ ماہ کی عمر کے بعد بھی اس کی قربانی کی جاسکتی ہے۔
- گائے اور اونٹ میں سات حصے ہوسکتے ہیں جبکہ بکری یا بھیڑ ایک ہی آدمی کی طرف سے ہوتی ہے۔
- ایک حصہ میں دو یا تین افراد شریک نہیں سکتے ایک حصہ میں کسی ایک متعین فرد کی طرف سے کرنا لازم ہے۔یعنی چھ حصہ دار ہوگئے، ایک حصہ رہ گیا تو سب نے مل کر وہ حصہ لے لیا اور رقم آپس میں تقسیم کرلی تو یہ طریقہ صحیح نہیں۔
- اگر گزشتہ سال کی رہی ہوئی قربانی کی قضاء اجتماعی قربانی میں ادا کی تو قضاء نہیں ہوگی، بلکہ نفل ہو جائے گی اور شرکاء کی قربانی ہوجائے گی۔گزشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔
- اجتماعی قربانی میں تمام افراد قربانی کی نیت سے شرکت کریں کوئی غیر مسلم اگر حصہ دار بن گیا یا قربانی کا اعتقاد نہ رکھنے والا شریک ہوگیا تو تمام شرکاء کی قربانی غیر مقبول ہوگی اس لئے شرکاء کا انتخاب احتیاط سے کیا جائے۔
- ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن اتنا واضح ہو کہ وہ زمین پر پاؤں لگا کر نہ چل سکتا ہو اور قربان گاہ تک چل کر نہ جاسکتا ہو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔ایسا ہی کمزور بینائی والا جانور جس کی آنکھ نہ ہو یا ایک آنکھ کی کم از کم تہائی بینائی ضائع ہو چکی ہو اس کی قربانی بھی درست نہیں ہے۔
- پیدائشی طور پر سینگ کا نہ ہونا یا سینگ کا خول ٹوٹ جانا عیب نہیں ہاں البتہ سینگ کے اندر کا حصہ (گودا) ایک تہائی سے زائد ٹوٹ جائے تو قربانی درست نہیں۔
- اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے لئے گرایا اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔
- اگر بکری، بھیڑ یا دنبہ (مادہ) کے ایک تھن سے یا پھر گائے بھینس، اونٹنی کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا یعنی وہ ضائع اور بے کار ہوگئے ہوں تو ان کی قربانی درست نہیں۔

✿------ بدھیا (خصی) ہونا عیب نہیں، بلکہ خوبی ہے۔ حضور ﷺ بدھیا جانور کی قربانی فرمایا کرتے تھے۔

قربانی کا جانور ذبح کرنا

✿------ قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔ زندہ جانور کسی کو دے دینے یا قیمت دے دینے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔ اس لئے بعض ایسے ادارے جو قربانی پر یقین نہیں رکھتے مگر مالی مفادات کے حصول کے لئے مسلمانوں سے قربانی کے جانور کی قیمت وصول کر کے رفاہی کاموں میں خرچ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہیں قیمت ادا کرنے سے قربانی کی ادائیگی نہیں ہوتی۔ نہ قربانی کا وجوب ساقط ہوتا ہے۔

✿------ قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا کر دل میں قربانی کی نیت کر کے ”بسم اللّٰہ، اللّٰہ اکبر“ پڑھ کر ذبح کر دینا کافی ہے۔ اگر مسنون دعا بھی پڑھ لے تو بہتر ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک دفعہ قربانی کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی: ”انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰت و الارض علی ملة ابراهیم حنیفا و ما انا من المشرکین ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذالک امرت و انا من المسلمین اللهم منک ولک عن محمد و امته بسم الله الله اکبر۔“

✿------ ذبح کرتے وقت تیز چھری کا استعمال اور پھرتی کا مظاہرہ کرنا چاہئے تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔

قربانی کا گوشت

بہتر تو یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں۔ ایک حصہ غرباء اور مساکین کے لئے۔ ایک حصہ عزیز و اقارب کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر کے لئے۔ لیکن چونکہ قربانی میں اصل اللہ تعالیٰ کے نام پر خون بہانا ہے۔ اس لئے اگر سارا گوشت اپنے استعمال کے لئے رکھ لے یا سارا اللہ کے نام پر فقراء میں بھی تقسیم کر دے تب بھی درست ہے۔ اجتماعی قربانی کی صورت میں ہر حصہ دار کا حصہ وزن کر کے پورا پورا نکالنا ضروری ہے۔ قصاب کو مزدوری میں گوشت یا کھال دینا یا پھر مزدوری کم دے کر گوشت یا سری پائے سے راضی کر دینا جائز نہیں۔ قصاب کی مزدوری الگ طے کی جائے۔ پھر قربانی کرنے والے کو اختیار ہے۔ چاہے اسے گوشت دے، چاہے نہ دے۔ مدارس کے طلباء، ہسپتالوں کے مریض اور جیلوں کے قیدی قربانی کے گوشت کے بہترین مستحق ہیں۔

حرمین شریفین کا تقدس

ڈاکٹر قاری محمد طاہر

دنیا میں مسلمانوں کے لئے مقدس ترین مقام بیت اللہ ہے۔ اس کے بعد مقدس ترین جگہ مسجد نبوی ﷺ ہے۔ تیسرے درجہ میں مسجد اقصیٰ ہے۔ جو مسلمانوں کا قبلہ اول تھا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے انہی تینوں مقامات کے لئے شد رحال کا حکم دیا۔ یعنی ان تین مساجد میں جانے کے لئے سفر کیا کرو۔

حدیث قدسی ہے: ’’احب البلاد الی اللہ مساجدھا و ابغض البلاد الی اللہ اسواقھا‘‘ (اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور بدترین جگہیں بازار ہیں)

یہ تینوں مقامات مسلمانوں کے لئے انتہائی محترم ہیں۔ اسی لئے ان تینوں مقامات میں سے کسی ایک کی بے حرمتی مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ان مقامات کے حوالے سے مسلمانوں کی حساسیت نہایت نازک معاملہ ہے۔ یہ نزاکت فطری ہے۔

۴ جولائی ۲۰۱۶ء کا دن اس حوالے سے مسلمانوں کو دل گرفتہ کر گیا۔ اس روز عین افطاری کے وقت مسجد نبوی کے قرب میں زوردار دھماکہ ہوا۔ اس وقت تقریباً ایک لاکھ کے قریب مسلمان روزہ افطار کر رہے تھے۔ اس واقعہ کی اطلاع ذرائع ابلاغ سے نشر ہوئی جس کو ۵ جولائی کے اخبارات نے شائع کیا۔ ظاہر ہے انہی دو ذرائع سے دنیا کے مسلمانوں کو اس حادثہ فاجعہ کا علم ہوا۔ اور مسلمانوں میں غم واندوہ کا احساس شدت سے ہوا۔ اخباری اطلاع کے مطابق مسجد کے اندر خودکش حملے کی کوشش کو ناکام بنادیا گیا۔ مسجد نبوی میں ہونے والے واقعہ سے بہت سے سوالات ذہنوں میں اٹھتے ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ آیا دھماکہ کرنے والے لوگ جن کو دہشت گرد کا نام دیا جارہا ہے یہ مسلمان ہیں یا کسی اور مذہب کے ماننے والے ہیں۔ یہ بات تو مسلم ہے کہ مسلمان کہلانے والا شخص یا اسلام پر یقین رکھنے والا شخص خواہ کتنا ہی بے عمل کیوں نہ ہو وہ یہ کام ہرگز ہرگز نہیں کرسکتا۔ کیوں کہ دونوں مقامات کی حرمت جان سے عزیز ہے وہ جان تو قربان کرسکتا ہے لیکن حرمین میں تخریب کاری نہیں کرسکتا۔

ہاں غیر مسلم طبقے کے لوگوں سے اس بات کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ امریکہ کے سابقہ صدارتی امیدوار نے علی الاعلان یہ بات کہی تھی کہ اگر وہ الیکشن میں کامیاب ہوگیا تو مکہ اور مدینہ پر بم برسائے گا۔ یہ بات اس وقت کے اخباروں کا حصہ ہے۔ اسرائیل مسلمانوں کا ازلی دشمن ہے۔ آج کا نہیں بلکہ یہ دشمنی حضور ﷺ کے زمانے سے چلی آرہی ہے۔ اس لئے حرمین میں تخریب

کاری کرنے والوں کا کھرا تلاش کرنے کے لئے ان ممالک کا رخ کرنا ہوگا۔ وگرنہ اصل تخریب کاروں تک پہنچنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوگا۔

دنیا میں ستاون سے زائد اسلامی ملک ہیں۔ حرمین میں تخریب کرنے والوں نے ان ممالک میں بسنے والے ڈیڑھ ارب یا اس سے زیادہ کے قریب مسلمانوں کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ ہمارے ہاتھ بہت لمبے ہیں ہم مسلمانوں کے مقدس مقامات تک رسائی رکھتے ہیں۔ ان کو کسی بھی قسم کی تباہی سے دوچار کرنا ہمارے لئے مشکل نہیں رہا۔ حرمین میں رونما ہونے والے حالیہ واقعات سے لازم ہوگیا ہے کہ مسلمان ممالک سر جوڑ کر بیٹھیں اور حفاظت مسلم اُمہ کے لئے مشترکہ لائحہ عمل تلاش کریں۔ حکومت سعودی عرب کے لئے حفاظتی اقدامات کی ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے۔

مسلمانوں کی بین الاقوامی تنظیم OIC کو چاہیے کہ وہ اس معاملے میں مشترکہ حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کے لئے اجلاس بلائیں اور مسلمانوں کو بیدار کرنے اور بیدار رکھنے کے لئے ممکنہ اقدامات تلاش کریں۔ اور غیر مسلم قوتوں کو یہ باور کرادیں کہ اگر انہوں نے مسلم اُمہ کو دعوت مبارزت دی ہے تو مسلمان عورتیں بانجھ نہیں وہ آج بھی خالد بن ولید، محمد بن قاسم، سلطان صلاح الدین ایوبی جیسے سپوتوں کو جنم دے سکتی ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۲۲ رجولائی کو تین روزہ تبلیغی دورہ پر منڈی بہاؤالدین تشریف لائے۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد صدیقیہ میانہ میں دیا۔ بعد نماز مغرب چک ۴۶ میں خطاب کیا۔ رات کا قیام ضلعی امیر قاری عبدالواحد کے ہاں جامعہ انوار الصحابہ میانہ گوندل میں رہا۔ ۲۳ رجولائی کو جامع مسجد لوہاراں والی میانہ گوندل میں درس دیا۔ دس بجے صبح جامعہ رحمانیہ للبنات رکن، بعد نماز ظہر جامعہ خدیجۃ الکبریٰ باہووال، بعد نماز عصر جامعہ الحسنین ملک وال، بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد ہریا گجرات میں خطاب کیا۔ رات کا قیام و آرام جامعہ الصفدرین منڈی بہاؤالدین میں رہا۔ ۲۴ رجولائی بعد نماز فجر جامعہ مسجد محمدیہ مفتی محلّہ میں درس دیا۔ آٹھ بجے مجلس کے زعماء کے اجلاس کی صدارت کی۔ نو بجے جامعہ امدادیہ فیصل آباد کی شاخ جامعہ عثمانیہ میں دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ گیارہ بجے مولانا قاضی کفایت اللہ کی دعوت پر ڈنگہ گجرات میں ختم نبوت کورس میں بیان کیا۔ ساڑھے بارہ بجے جامعہ اسلامیہ للبنات الاسلام تریڑانوالہ میں قاری محمد اسحاق کی دعوت پر خطاب فرمایا۔ بعد نماز ظہر جامعہ حنفیہ ججن کسانہ میں بنات اسلام کے اسباق کا افتتاح فرمایا اور ملتان کے لئے تشریف لے گئے۔

تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر:5

ترجمہ:مولانا غلام رسول دین پوری

سن ۳ھ کے واقعات

غزوہ غطفان

خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں بکر نے ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ اور ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ سویق سے واپسی کے بعد ذی الحجہ کے بقیہ دن مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔(اسی اثناء میں آپ کو خبر ملی کہ بنوثعلبہ اور بنومحارب جو کہ قبیلۂ غطفان کی دو شاخیں ہیں نجد میں جمع ہورہے ہیں) پھر محرم الحرام میں یا محرم الحرام کے قریب (ذی الحجہ کے آخری دنوں میں آپ ﷺ نے قبیلہ غطفان پر چڑھائی اور ان سے لڑنے کے لئے نجد کی طرف تشریف لے جانے کے لئے خروج فرمایا۔(چنانچہ چارسو پچاس صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے ہمراہ تھے۔مدینہ منورہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرما کر تشریف لے گئے)صفر کا پورا مہینہ وہیں گزار کر (ربیع الاوّل کے مہینے میں) بلاجدال وقتال واپس تشریف لے آئے۔اس غزوہ کو غزوۂ ذی امر بھی کہتے ہیں (اور ذی امر نجد میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں پر کنواں واقع ہے۔یہاں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہنچ کر مقیم ہوئے۔اس لئے اس نسبت سے اس غزوہ کو غزوۂ ذی امر کہتے ہیں)

غزوۂ بحران

(غزوۂ غطفان سے واپسی کے بعد) پھر رسول اللہ ﷺ (ماہ ربیع الاوّل مدینہ منورہ میں گزار کر) ماہ ربیع الثانی میں قریش اور بنوسلیم سے لڑنے کے لئے (جو کہ اسلام کی مخالفت پر دونوں جمع ہوئے) مقام بحران کی طرف (فرع کے اطراف میں) جو حجاز کا معدن ہے (تین سو صحابہ کی معیت میں) تشریف لے گئے۔(وہ لوگ آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر سنتے ہی منتشر ہوگئے) آپ ﷺ نے جمادی الاولیٰ کا مہینہ (بعض کے نزدیک ۱۶ر جمادی الاولیٰ تک) وہیں قیام فرمایا، اور پھر بغیر قتل وقتال کے واپس مدینہ منورہ تشریف لائے۔اس غزوہ کو غزوہ فرع بھی کہتے ہیں۔

غزوۂ بنی قینقاع

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے واقع ہونے والے غزوات میں سے ایک غزوہ

بنی قینقاع ہے۔ ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ ؒ نے بیان کیا کہ بنو قینقاع یہود مدینہ کا سب سے پہلا وہ قبیلہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ سے کئے گئے عہد کو توڑا اور نہایت نازیبا رویہ سے پیش آئے اور آمادۂ جنگ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر وغزوۂ احد کے درمیان ان پر محاصرہ کیا۔ (پندرہ دن تک ان پر محاصرہ رہا۔ بالآخر سولہویں دن) رسول اللہ ﷺ کے حکم سے (قلعہ سے) اترے اور آپ ﷺ نے ان کی مشکیں باندھیں اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کی الحاح وزاری سے انہیں درگزر کردیا۔ (لیکن ان کے مال واسباب پر قبضہ کر کے انہیں جلاوطن کردیا)

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابی اسحاق بن یسار ؒ نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت ؓ کے حوالے سے بتایا کہ حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بنو قینقاع سے لڑنے کا قصد فرمایا تو ان کا مکمل طور اس طرح محاصرہ کرلیا کہ ان کا کوئی فرد اور ان کی کوئی چیز بھی حضور ﷺ کی گرفت سے باہر نہ تھی۔ پھر عبداللہ بن ابی بن سلول نے منت سماجت کی تب آپ ﷺ نے ان کو رہا کر کے جلاوطنی کا حکم دیا۔ آگے ان کا طویل قصہ ہے۔

واقعات متفرقہ

۱...... اسی سال رمضان المبارک کے مہینے میں رسول اللہ ﷺ نے ام المساکین حضرت زینب بنت خزیمہ ؓ (جن کا قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ سے تھا) سے نکاح فرمایا۔ ابھی (نکاح کو) دو یا تین ماہ ہی گزرے تھے کہ انتقال فرماگئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خود جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

۲...... اور اسی سال (۳ھ میں) رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر ؓ سے ماہ شعبان میں نکاح فرمایا۔

۳...... اور اسی سال امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان بن عفان ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ حضرت ام کلثوم ؓ سے نکاح فرمایا۔

۴...... اور اسی سال (۳ھ میں) رسول اللہ ﷺ کے نواسے سیدنا حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب ؓ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

غزوۂ احد

خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں بکر ؒ نے ابن اسحاق ؒ سے اور وہب ؒ نے اپنے باپ اور ابن اسحاق ؒ سے اور انہوں نے زہری ؒ اور یزید بن رومان ؒ وغیرہما سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ احد کے لئے جمعہ کی شام اور ۱۴ شوال المکرم کی شب تشریف لے

گئے اور غزوۂ احد میں نصف شوال المکرم بروز ہفتہ (قریش مکہ اور مسلمانوں کے مابین) لڑائی واقع ہوئی۔

خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں علی بن محمد بن ابی سیف ؒ نے سلام بن ابی مطیع ؒ اور قتادہ ؒ اور حضرت سعید بن مسیّب ؒ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کا علم مبارک سفید ریشمی کپڑے کا تھا۔ جس میں سیاہ رنگ کی دھاریاں تھیں اور وہ (علم مبارک) حضرت عائشہ ؓ کی یمنی چادر سے تیار کیا گیا تھا اور جو جھنڈا انصار صحابہ ؓ کا تھا اسے عقاب کہا جاتا ہے۔ اور (غزوۂ احد میں جو مسلمانوں کا لشکر تھا) اس کے میمنہ کے امیر حضرت علی المرتضیٰ ؓ اور میسرہ کے امیر حضرت مقداد بن عمرو ساعدی ؓ اور مردوں کے امیر حضرت زبیر بن عوام ؓ مقرر کئے گئے۔ اور بعض حضرات نے کہا کہ (لشکر کے حصہ) قلب پر حضرت مقداد ؓ اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓ کو امیر بنایا گیا اور تیراندازوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر ؓ کو امیر مقرر کیا گیا۔ جب کہ ان کے ساتھ (معاونت کے لئے) حضرت سعد بن مالک ؓ بھی تھے اور باقی مسلمانوں کے علم بردار حضرت مصعب بن عمیر ؓ (جو بنو عبدالدار بن قصی کے بھائی تھے) مقرر ہوئے۔ جب وہ شہید ہوگئے تو اللہ کے نبی ﷺ نے پھر وہ علم حضرت علی ؓ کے سپرد فرمادیا۔ اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ کل جھنڈے تین تھے۔ (۱) مہاجرین کا علم حضرت مصعب بن عمیر ؓ کے پاس تھا۔ (۲) اور ایک علم حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے پاس تھا۔ (۳) اور جملہ انصار صحابہ ؓ کے علم بردار حضرت منذر بن عمرو ؓ تھے۔

مبارزین قریش

۱...... اور قریش کا سب سے پہلا جھنڈا ہاتھ میں لے کر میدان میں آنے والا شخص طلحہ بن ابی طلحہ بن عبدالعزیٰ تھا جسے حضرت علی المرتضیٰ ؓ شیرخدا نے قتل کیا۔ ۲...... اس کے بعد ابوسعد بن ابی طلحہ نے جھنڈا ہاتھ میں لیا تو اسے حضرت سعد بن مالک ؓ نے (پہلے اس کے حلق پر تیر مارا پھر اسے) قتل کیا۔ ۳...... پھر عثمان بن ابی طلحہ نے جھنڈا سنبھالا اور میدان میں آیا تو اسے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓ نے حملہ کر کے قتل کردیا۔ ۴...... پھر مسافع بن طلحہ نے علم اٹھایا تو اسے حضرت عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح ؓ نے ایک ہی وار میں قتل کردیا۔ ۵...... پھر جلاس بن طلحہ نے جھنڈا اٹھایا تو اسے عاصم بن ثابت ؓ (بعض کے نزدیک حضرت طلحہ ؓ) نے اسے ٹھکانے لگایا۔ ۶، ۷...... پھر کلاب بن طلحہ اور حارث بن طلحہ نے یکے بعد دیگرے جھنڈا ہاتھ میں لیا تو ان دونوں کو حضرت قزمان ؓ جو بنوظفر کے حلیف تھے (اور بعض کے نزدیک حضرت زبیر ؓ) نے قتل کردیا۔ ۸...... اس کے بعد ارطاۃ بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار نے جھنڈا سنبھالا تو حضرت مصعب بن عمیر ؓ (اور بعض کے نزدیک حضرت علی ؓ) نے اس کا کام تمام کیا۔ ۹...... بعدازاں ابویزید بن عمیر بن عبد مناف بن عبدالدار نے جھنڈا اٹھایا تو اسے قزمان ؓ (بعض نے

قزوان نام لکھا ہے) نے قتل کیا۔۱۰..... پھر ان کا غلام جس کا نام صواب تھا علم لے کر سامنے آیا تو قزمان رضی اللہ عنہ (بعض کے نزدیک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک) نے اس کا کام تمام کیا۔

اس طرح سے سرداران قریش کے (کتب سیر کے حوالے سے بائیس) افراد یکے بعد دیگرے مارے گئے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سرداران قریش کے قتل کیے جانے کے بعد جھنڈا تو باقی رہ گیا لیکن اسے سنبھالنے والا کوئی نہ رہا اور بالآخر ہزیمت وشکست قریش کا مقدر ٹھہری۔

ہزیمت مشرکین

خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمیں بکر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ اور ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے (غزوۂ احد میں) ہندہ اور اس کے ساتھ والی عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے بڑی تیزی اور پھرتی کے ساتھ پہاڑ پر بھاگی جارہی تھیں۔ یہاں تک کہ میں ان کی پازیبیں (پنڈلیاں) کھلی ہوئی دیکھ رہا تھا اور (اس حال میں) ان کا گرفتار کرنا کوئی مشکل امر نہیں اور (یہ اس وجہ سے تھا کہ) جب تیراندازوں نے تیربرسانے میں بوچھاڑ کردی تو دشمن کے حوصلے پست پڑ گئے اور کفار راہ فرار اختیار کرنے لگے تو وہی تیرانداز (جن کو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی پشت کی جانب حفاظت کرنے کے لئے مقرر کیا تھا) کفار کو بھاگتا ہوا دیکھ کر مال غنیمت سمیٹنے کے لئے میدان جنگ میں اتر آئے۔ اب مسلمانوں کی پشت محافظین سے خالی ہوگئی تو کفار ومشرکین مسلمانوں پر پشت کی جانب سے آکر حملہ آور ہوئے۔ ایک مرتبہ تو مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ لیکن جوانمردی اور ہمت سے کام لے کر مسلمانوں نے کفار پر ایسا دھاوا بولا کہ کفار کو تلوار نے کاٹ کر رکھ دیا اور خوب قتل وقتال کیا اور (حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر آزمائش کا ایک بڑا عالم تھا۔ منجملہ اس سے یہ کہ) دوران جنگ ایک پکارنے والے (یعنی ابلیس لعین) نے چیخ کرکہا: ”الا ان محمدًا قد قتل“ (کہ سنو! محمد (ﷺ) تو قتل کردیے گئے ہیں) حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ کچھ دیر بعد (جب رسول اللہ ﷺ نے آواز دی: ”الی عباد اللہ! انا رسول اللہ“ اللہ کے بندو! ادھر آؤ۔ میں خدا کا پیغمبر ہوں تو) ہم نے کفار پر زبردست حملہ کیا وہ بھی اپنا دفاع کرنے لگے اور ہم نے ان کے ایک ایک سردار کو یکے بعد دیگرے قتل کرکے ایسا صفایا کیا کہ قریش مکہ کے سرداروں میں سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ رہا جو ان کا جھنڈا سنبھالتا۔ ”فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العلمین“

جاری ہے!

رشوت کا اثر و کردار

ماخوذ از: بہترے فیصلے

عباسی خلیفہ مہدی کے زمانے میں عاقبہ بن یزید بغداد میں بحیثیت قاضی مقرر تھے۔ ایک دن ظہر کے وقت اچانک قاضی صاحب خلیفہ مہدی کی خدمت میں پہنچ گئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ خلیفہ کی اجازت سے گھر کے اندر داخل ہوئے اور سلام کے بعد عرض کیا۔ خلیفۃ المسلمین! وہ صندوق منگوائیں جس میں منصب قضا پر بحالی کے سلسلے میں میرا معاہدہ ہے۔ کیونکہ اب میں اس منصب سے مستعفی ہونا چاہتا ہوں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرا استعفا منظور کرلیں۔ قاضی عاقبہ بن یزید کی گفتگو سے خلیفہ مہدی کو گمان ہوا کہ شاید حکومت کے کسی ذمہ دار نے قاضی کے فیصلے کو نظر انداز کر دیا۔ چنانچہ پوچھ بیٹھا۔ کیا کسی نے آپ کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا ہے جو آپ منصب قضا سے مستعفی ہونا چاہتے ہیں؟ قاضی:...... اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ خلیفہ:...... ’’فما سبب استعفائک من القضاء‘‘ پھر آپ منصب قضا سے کیوں سبکدوش ہونا چاہتے ہیں؟

قاضی صاحب کہنے لگے۔ امیر المؤمنین! بات دراصل یہ ہے کہ ایک ماہ قبل دو آدمیوں نے میرے پاس مقدمہ دائر کیا تھا۔ مقدمے کی نوعیت بڑی ہی پیچیدہ تھی۔ ہر دو فریق کے پاس واضح ثبوت اور شہادت موجود تھی۔ فیصلہ سنانے میں دیر لگ سکتی تھی۔ کیونکہ دونوں فریقوں کے دلائل پر غور و فکر اور نتیجے تک پہنچنے کے لئے خاصا وقت درکار تھا۔ چنانچہ میں نے مقدمہ سننے کے بعد اس امید میں فریقین کو واپس بھیج دیا کہ وہ باہم مصالحت کرلیں گے اور یوں ان کا مقدمہ حل ہو جائے گا۔ اس مدت میں دونوں فریقوں میں سے ایک کو کسی طرح معلوم ہو گیا کہ مجھے پکی ہوئی تازہ کھجوریں زیادہ مرغوب ہیں۔ چنانچہ اس نے بہت ہی عمدہ کھجوریں اکٹھی کیں اور میرے دربان کو بھاری رقم رشوت دے کر کھجوریں مجھ تک پہنچانے کو کہا۔ میں نے اتنی عمدہ کھجوریں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ لیکن جب دربان نے کھجور کا طبق میری خدمت میں حاضر کیا تو میں نے اسے کو ڈانٹ ڈپٹ کر طبق واپس کروا دیا۔ دوسرے دن جب دونوں فریق عدالت میں حاضر ہوئے تو وہ دونوں میری نگاہ میں یکساں نظر نہیں آ رہے تھے۔

’’فھذا یاامیر المؤمنین! ولم قبل فکیف یکون حالی لو قبلت‘‘ امیر المؤمنین ہدیہ قبول نہ کرنے کے باوجود میری یہ حالت ہو گئی۔ (کہ عدم مساوات کا تیر میری نگاہ میں چبھ گیا) پھر اگر میں نے ہدیہ قبول کرلیا ہوتا تو کیا ہوتا؟ (لامحالہ مجھے ناحق فیصلہ کرنا پڑتا) امیر المؤمنین! حیلے بہانے سے شیطان میرا دین اور میری عاقبت برباد کرسکتا تھا۔ کیونکہ ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے اور لوگ اس کے پھندے میں پھنس کر تباہ و برباد بھی ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اے امیر المؤمنین! آپ مجھے اس ذمہ داری سے سبکدوش کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بدلہ دے گا۔ مجھے اس سلسلے میں درگزر کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے گا۔

مولانا احتشام الحق آسیا آبادی ؒ کی شہادت

مولانا اللہ وسایا

۲۴؍جولائی ۲۰۱۶ء کو مولانا احتشام الحق آسیا آبادیؒ اور آپ کے صاحبزادہ کو فجر کی نماز کے بعد دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کردیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا احتشام الحق نامور عالم دین، فاضل اجل مفتی، مصنف اور دانشور تھے۔ آپ نے جامعہ الرشید کراچی میں مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے ہاں تعلیم مکمل کی۔ آپ کی بیعت کا تعلق بھی مولانا مفتی رشید احمدؒ سے تھا۔ آپ نے ان سے افتاء کا کورس بھی مکمل کیا۔ مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے فتاویٰ احسن الفتاویٰ کی تبویب وتخریج بھی آپ کا کارنامہ ہے۔ آپ نے ایک ضخیم سوانح عمری اپنے شیخ اور استاذ مولانا رشید احمدؒ کی تحریر فرمائی۔ آپ مکران تربت کے رہنے والے تھے۔ اپنے استاذ کے نام پر یہاں بہت بڑا جامعہ رشیدیہ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ آپ بہت ہی صاحب علم شخصیت تھے۔ آپ نے اس دور دراز علاقہ میں بہت ہی بڑی قابل قدر لائبریری بھی قائم کی۔ اس علاقہ کے فتنہ ذکریوں کے خلاف آپ نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اپنے زمانہ میں اس فتنہ کے خلاف آپ اتھارٹی مانے جاتے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دل وجان سے قدردان تھے۔ کوئٹہ یا اسلام آباد تشریف آوری کے موقع پر ہمیشہ مجلس کے دفاتر میں آپ کا قیام ہوتا تھا۔ بہت اچھے دوست تھے۔ مولانا قاضی اللہ یار خان، سید امین گیلانی کے ہمراہ فقیر کو مولانا مرحوم کے ادارہ کے ایک جلسہ ختم نبوت میں شرکت کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنے علاقہ کی جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

شہادت کے وقت بھی آپ جمعیۃ علماء اسلام ضلع تربت کے امیر کے منصب پر فائز تھے۔ حق تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ ان کی وفات اس دور میں علم وعمل کی وفات ہے۔ اس لئے کہ وہ عالم باعمل تھے۔

مولانا محمد عارف سیال ؒ

بستی سیال نزد لکڑ ہٹہ تحصیل کبیر والا کے ممتاز عالم دین مولانا محمد عارف سیال ۱۷؍جون ۲۰۱۶ء کو بعارضہ قلب وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ کا وصال قبل از فجر ہوا۔ بعد از عصر حضرت مولانا محمد نواز صاحب بانی جامعہ قادریہ حنفیہ کی امامت میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مولانا محمد

عارف سیال صاحب کا آبائی پیشہ زمیندارہ تھا۔ آپ نے دارالعلوم کبیر والا سے دورۂ حدیث شریف پڑھا۔

مدت العمر تنظیم اہل سنت پاکستان کے پلیٹ فارم سے خدمات سرانجام دیں۔ مولانا عبدالستار تونسویؒ، مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری کے معتمد خصوصی تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو خوبیوں کا مجموعہ بنایا تھا۔ بہت ہی معتدل مزاج اور گہری صائب رائے رکھنے والے عالم دین تھے۔ اپنے تمام رفقاء کے حلقہ میں بہت ہی احترام کا مقام آپ کو حاصل تھا۔

آپ ختم نبوت کے سلسلہ میں مشترکہ میٹنگوں میں تنظیم اہل سنت کی نمائندگی فرماتے تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام میں برابر دلچسپی لیتے اور احترام کا مقام دیتے تھے۔ آپ صحت کے زمانہ میں تنظیم اہل سنت کے مرکزی دفتر کے مہتمم رہے اور اپنی ذمہ داری کو خوب نبھایا۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

مولانا اللہ بخشؒ

۲۳؍جولائی ۲۰۱۶ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ کے معروف عالم دین مولانا اللہ بخش انتقال فرماگئے۔ مولانا موصوف متحرک عالم دین اور عربی سرکاری ٹیچر تھے۔ زبیدہ مسجد کے خطیب امام رہے۔ چک نمبر ۳۲۷/۹ کلو باس جب ٹیچر تھے تو ساتھ ایک قادیانی ٹیچر ماسٹر افضل بھی پڑھاتا تھا۔ مولانا کبھی تو پورا گھنٹہ عقیدہ ختم نبوت اور مرزائیت کے عقائد سے طلباء کو آگاہ کرتے۔ سرکاری دباؤ کے باوجود ہمیشہ مرزائیت کو آشکارا کیا۔ گاؤ شالہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ تعزیت کے لئے ۳۱ جولائی کو مولانا اللہ وسایا ہمراہ ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، مولانا سعداللہ لدھیانوی تھے۔ مولانا نے لواحقین سے تعزیت اور دعائے مغفرت وبلندی درجات کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

مولانا غلام مصطفیٰ چدھڑؒ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے سابق ناظم اعلیٰ، معروف دینی، سیاسی، سماجی ورکر حاجی غلام مصطفیٰ چدھڑ بھی راہی ملک بقا ہوئے۔ مرحوم دینی معاملات میں بھرپور کردار ادا کرتے تھے۔ مجلس کے کاز کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت میاں ریاض احمد دین پوری مدظلہ نے پڑھائی۔

مولانا سید محمد الیاس خطیب جامع مسجد جمال مصطفیٰ فیصل آباد ۲۸؍جولائی کو وفات پاگئے۔ مولانا عزیز اللہ رحمانی ہمارے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کے قریبی عزیزوں میں سے فقیر منش انسان تھے۔ چل پھر کر دینی کتب فروخت کرتے۔ اپنے بچوں کا پیٹ پالتے۔ ۲۳؍رمضان المبارک کو انتقال ہوا۔ اللہ پاک تمام مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

علامات قیامت اور نزول مسیح علیہ السلام

مولانا محمد علی صدیقی

دنیا کے حالات تیزی سے بدل رہے ہیں اور ان حالات کے پیش نظر بہت سے دعویٰ جات سامنے آ رہے ہیں۔ ہر کوئی اپنی اپنی بولیاں بول رہا ہے۔ لیکن سب ایک جملے پر متفق ہیں کہ دنیا کا خاتمہ، اور وہ ہونا ہی ہے۔ لیکن ہونا کیسے ہے؟ یہ ہماری رائے کے مطابق نہیں ہونا، یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے خاتمہ کے لئے اپنے انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کو واضح نشانیاں دے کر بھیجا جن کی نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اطلاع کر دی۔ صحابہ کرام ؓ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک دن بہت لمبا وعظ فرمایا۔ فجر سے ظہر تک پھر تا عصر پھر تا مغرب اور اپنے بعد آنے والے حالات سے آگاہ کیا۔ جس نے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو بھول گیا، بھول گیا۔ جب کوئی واقعہ سامنے آتا ہے تو یاد آ جاتا ہے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا تھا ان کو علامات قیامت کہتے ہیں۔ ان میں سے تین باتیں بہت اہم ہیں جو ہونی ہی ہونی ہیں۔ اس سے قبل قیامت آ ہی نہیں سکتی۔

۱..... سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور۔

۲..... دجال کا خروج اور اس کا فتنہ پوری دنیا پر اور اس کا دعویٰ خدائی اور اس کا خاتمہ۔

۳..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول من السماء۔

ان تینوں واقعات کے بعد قیامت قریب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے آنے کو اس قدر یقین کامل سے بیان فرمایا کہ دنیا ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دیں گے اور میری اولاد سے ایک شخص کو لائیں گے جو مہدی ہوگا۔ اور یہ تینوں واقعات ترتیب سے ہوں گے۔ پہلے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوگا ۴۰ سال کی عمر میں اور ان کا انتقال ۴۷ سال کی عمر میں ہوگا۔

ان کے بعد دجال مسیح اعور (کانا دجال) جو یہودیوں میں سے ہوگا اس کا خروج ہوگا اور دجال کا اس زمین پر خروج ۴۰ دن کے لئے ہوگا اور اس کے آخری دنوں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے نزول ہوگا۔ قتل دجال ان کے ہاتھوں ہوگا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان کی اقتداء میں نماز فجر پڑھیں گے اور پوری دنیا سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد کفر کا خاتمہ ہو جائے گا اور پوری دنیا میں صرف اسلام ہی اسلام ہوگا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ۴۰ یا ۴۵ سال اس دنیا میں قیام فرماویں گے۔ پھر ان کا

انتقال ہوگا۔ روضہ اقدس علیہ السلام میں تدفین عمل میں لائی جائے گی۔ ان کے بعد ان کا ایک خلیفہ مقعد نامی جو قبیلہ بنو تمیم سے ہوگا اور وہ بھی تقریباً تیس سال رہے گا۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت اتنی قریب ہے کہ گھوڑی کا بچہ پیدا ہوگا اور اس پر سواری کرنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ ان واقعات کی صحیح ترتیب سے مطالعہ کے لئے بہت کتب موجود ہیں۔ لیکن سب سے اہم کتاب اس پر ”علامات قیامت اور نزول مسیح علیہ السلام“ مصنف حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دارالعلوم کراچی کی ہے۔ اس کتاب کو انہوں نے حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیری ؒ کی ”التصریح بما تواتر نزول المسیح“ اور ”مسیح موعود کی پہچان“ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ؒ کی دونوں تصنیفات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا ہے۔ اس کا مطالعہ ہر ذی فہم کے لئے ضروری ہے۔

مولانا محمد اشرف مجددی صاحب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی کی والدہ محترمہ گذشتہ دنوں انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا محمد اشرف مجددی صاحب نے پڑھائی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں اہل علاقہ کے ساتھ ساتھ سماجی اور روحانی شخصیات نے شرکت کی جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی جانب سے قاری محمد یوسف عثمانی، پروفیسر حافظ محمد انور، قاری عبدالغفور، مولانا محمد عارف شامی، حافظ احسان الواحد، سید احمد حسین زید، قاری محمد خالد، محمد مصطفیٰ، محمد یوسف وغیرہ شامل تھے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور عرصہ ۵۰ سال سے مدرسہ مجددیہ دیوبندیہ للبنات کی منتظمہ تھیں مرحومہ نے پورے مدرسے کا نظام احسن طریقے سے سنبھال رکھا تھا۔ اللہ ذوالجلال مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین!

حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے ممبر اور ضلع لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کی والدہ محترمہ گذشتہ دنوں انتقال کر گئیں مرحومہ کی نماز جنازہ بلوکی رسولپورہ رائے ونڈ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا سید محمود میاں نے پڑھائی۔

مولانا قاری علیم الدین کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ناظم اعلیٰ معروف خوش الحان خطیب مولانا قاری علیم الدین شاکر کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ ایک نیک اور صالح خاتون تھیں اللہ انکی بال بال مغفرت فرمائے، انکی حسنات قبول فرمائے اور انکے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مفتی محمد حسن، قاری علیم الدین شاکر کے غم میں برابر کے شریک ہے۔

قادیانیت ...... آئین وقانون کی نظر میں

چوہدری اشتیاق احمد خان ایڈووکیٹ

حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ پوری ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی مرزا قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے کافر، مرتد، زندیق اور گستاخ رسول ہیں۔ علامہ اقبال ؒ نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام ایک خط میں فرمایا تھا: ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“ لاہور ہائیکورٹ نے قادیانیوں کے خلاف اپنے ایک فیصلہ میں لکھا: ”مرزا قادیانی نے ”محمد رسول اللہ“ ہونے کا دعویٰ کیا اور ان تمام لوگوں کے خلاف بے حد غلیظ زبان استعمال کی، جنہوں نے اس کے نبوت کے دعویٰ کو مسترد کیا اور اس (مرزا قادیانی) نے خود اعلان کیا کہ وہ برطانوی سامراج کی پیداوار یعنی اس کا ”خود کاشتہ پودا“ ہے۔ لہٰذا جب وہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود ”محمد رسول اللہ“ ہے اور اس کے پیروکار اس کو ایسا ہی مانتے ہیں تو اس صورت میں وہ رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کی شدید توہین اور تحقیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔“ (PLD 1987 Lahore 458)

قادیانیوں کے کفریہ عقائد وعزائم کی بناء پر ملک کی منتخب جمہوری حکومت (پیپلز پارٹی) کے دور میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق 106(2) اور 260(3) میں اس کا اندراج کر دیا۔ جمہوری نظام حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ دنیا کی تاریخ کا واحد واقعہ ہے کہ حکومت نے فیصلہ کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ کے سامنے اپنا نکتہ نظر پیش کرنے کی قادیانیوں کی خواہش پر اجازت دی۔ اسمبلی میں ان کے بیان کے بعد حکومت کی طرف سے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے قادیانی عقائد کے حوالے سے اس پر جرح کی۔ جس کے جواب میں مرزا ناصر نے نہ صرف مذکورہ بالا تمام عقائد ونظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ باطل تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ قادیانی، پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرنے سے یکسر انکاری ہیں۔ قادیانیوں نے آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو تسلیم نہیں کیا۔ جسے وفاقی شرعی عدالت نے اپنے تفصیلی فیصلے میں لکھا کہ: ”اس اعلان کے نتیجے میں، جو مسلمانوں کے متفقہ مطالبے پر منظور ہوا تھا، قادیانیوں کے لئے روا نہ تھا کہ وہ خود کو مسلمان کہتے یا اپنے تصور کے اسلام کی، حقیقی اسلام کے طور پہ اشاعت کرتے۔ لیکن انہوں نے آئینی ترمیم کا بالکل احترام نہیں کیا اور اپنے عقیدے کو پہلے کی طرح

اسلام قرار دیتے رہے۔ وہ اپنی کتابوں اور رسالوں وغیرہ کی اشاعت کے ذریعے نیز انفرادی طور پر مسلمانوں کے اندر اپنے مذہب کی آزادانہ تبلیغ کرتے ہوئے غیظ وغضب کا باعث بنتے رہے۔“ (PLD 1985 FSC 8)

قادیانی اس فیصلے کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے نہ صرف آئین کے باغی ہیں بلکہ الٹا وہ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ وفاقی شرعی عدالت کے پانچ رکنی بینچ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ: ”قادیانیوں نے الٹا مسلمانوں کو غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر اپنے آپ کو ایسی جماعت کی جگہ، جس میں قرآن کریم کی محبت اور عقیدت سب سے بلند ہے، امت مسلمہ قرار دے لیا ہے۔ یہ برداشت نہیں کیا جاسکتا اور غیر مسلموں کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ امت کا شیرازہ بکھیر کر مسلمانوں کے حقوق اور مراعات پر غاصبانہ قبضہ کر لیں۔“ (PLD 1985 FSC 8)

لاہور ہائیکورٹ نے اپنے ایک فیصلہ میں لکھا ہے کہ: ”قادیانیوں کے نزدیک غیر قادیانی یا غیر احمدی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی علیحدہ امت بنالی ہے جو امت مسلمہ کا حصہ نہیں۔ یہ چیز خود ان کے طرز عمل اور عقائد سے ثابت ہے، وہ خود مسلمانوں کو اپنی ملت سے خارج گردانتے ہیں۔“ (PLD 1992 Lahore 1)

امتناع قادیانیت آرڈیننس: قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال اور اس کی توہین سے روکنے کے لئے ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کو حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور اپنے مذہب کے لئے اسلامی شعائر واصطلاحات استعمال نہیں کرسکتے۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات 298/B اور 298/C کا اضافہ کیا گیا ہے۔

298/B ...... بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال

۱...... قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو ”احمدی“ یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیر المؤمنین، خلیفۃ المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔ حضرت محمد ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المؤمنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔ حضرت محمد ﷺ کے خاندان (اہل بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہل بیت کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔ اپنی عبادت گاہ کو ”مسجد“ کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲...... قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب میں عبادت کے لئے بلانے کے طریقے یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہوگا۔

298/C ...... قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے اس کو کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ یہ جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت ہوگا۔

قادیانیوں نے ان پابندیوں کو وفاقی شرعی عدالت، لاہور ہائیکورٹ، کوئٹہ ہائیکورٹ وغیرہ میں چیلنج کیا جہاں انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ قادیانیوں کے خلاف وفاقی شرعی عدالت نے یادگار اور تاریخی فیصلہ دیا جس کی قادیانیوں کی طرف سے دائر کردہ اپیل سپریم کورٹ شریعت اپیلٹ بینچ نے خارج کر کے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ وفاقی شرعی عدالت نے آرڈیننس کے بارے میں لکھا کہ: ”اس سوال پر ہم غور کر چکے ہیں اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہر دو عقیدوں کے قادیانی، مسلمان نہیں ہیں، بلکہ غیر مسلم ہیں۔ لہٰذا آرڈیننس انہیں اپنے آپ کو ایسا کہلانے سے روکتا ہے جو وہ نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کو جھوٹ موٹ مسلمان ظاہر کر کے کسی شخص، خصوصاً امت مسلمہ کو دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔“

”اہل بیت کی اصطلاح بھی جیسا کہ کئی احادیث سے واضح ہوتا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے افراد کے لئے مخصوص ہے۔ ایسے اشخاص جو مسلمان نہیں ان کو اس نام سے نہیں پکارا جاسکتا۔ قادیانیوں کی طرف سے مرزا قادیانی کے افراد خاندان کے لئے ایسے نام کا استعمال زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ وہ اوصاف جن سے رسول اللہ ﷺ کے افراد خاندان متصف تھے وہ کسی اور شخص میں موجود نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ مسلمانوں نے اس توہین کا برا منایا۔ اس اصطلاح کے استعمال سے امن وامان کی صورتحال خراب ہوتی ہے۔ لہٰذا یہی امت کے مفاد میں تھا کہ اس کے استعمال کو فوجداری جرم

قرار دے کر قادیانیوں کو اس کے استعمال سے منع کر دیا جائے۔“ (PLD 1985 FSC 8)

اس کے باوجود قادیانی خود کو مسلمان کہنے اور شعائر اسلامی کے استعمال سے باز نہیں آئے۔ قادیانی 298/B پی۔پی۔سی میں مخصوص کئے گئے الفاظ کے علاوہ دیگر شعائر اسلامی اور کلمات کا استعمال آزادی سے کرتے رہے، جسے اعلیٰ عدالتوں نے منع کیا کہ قادیانی کوئی بھی شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس طرح وہ مسلمان ظاہر ہوتے ہیں جو قانون کے مطابق ممنوع ہے۔ننکانہ صاحب کے چند قادیانیوں نے اپنے ہاں شادی کے لئے ایک دعوتی کارڈ شائع کیا جس میں شعائر اسلامی کا استعمال کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شادی کارڈ کسی غیر مسلم کا نہیں بلکہ مسلمان کا ہے۔ مثلاً نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، السلام علیکم، نکاح مسنونہ وغیرہ کے الفاظ وغیرہ لکھوائے۔ ان قادیانیوں کے خلاف شعائر اسلامی کے استعمال کرنے کے جرم میں مقدمہ درج کروایا گیا۔ قادیانیوں نے اس مقدمہ میں ضمانت کے کیس میں لاہور ہائیکورٹ میں موقف پیش کیا کہ ”قانون قادیانیوں کو صرف ان مخصوص الفاظ کے استعمال سے روکتا ہے جو دفعہ 298/B پی سی پی میں درج ہیں نہ کہ دوسرے کلمات جو دعوت ناموں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔“ لاہور ہائیکورٹ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ: ”فاضل وکیل درخواست دہندگان کی اس دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے کہ قادیانیوں کے صرف 298/B پی۔سی۔پی میں مخصوص کئے گئے الفاظ کے استعمال سے روکا گیا ہے اور یہ کہ انہیں (قادیانیوں کو) شعائر اسلام اور دیگر کلمات جنہیں مسلمان استعمال کرتے اور دعوت ناموں پر لکھتے ہیں، استعمال کرنے کی آزادی ہے۔“ (PLD PCR LJ 2346)

اسی نوعیت کے ایک دوسرے کیس میں لاہور ہائیکورٹ نے اپنے فیصلے میں لکھا: ”شادی کے دعوت نامے پر سرسری نظر ڈالنے سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسلمانوں کی طرف سے شائع اور تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی یا مرزا کے دوسرے پیروکار زیر دفعہ 298/B پی۔پی۔سی کے تحت کچھ مخصوص کلمات مثلاً امیر المؤمنین، خلیفۃ المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا اہل بیت وغیرہ کا استعمال نہیں کر سکتے۔ تاہم یہ مذکورہ ممنوعہ کلمات قادیانیوں کو اس بات کا لائسنس نہیں دے دیتے کہ وہ دیگر اس قسم کے مشابہ کلمات یا شعائر اسلام استعمال کریں جو عام طور پر مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے یہ (قادیانی) اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہوں گے، جو قانون کے مطابق ممنوع ہے۔“

(1992 PCR LJ 2351)

بالآخر قادیانیوں نے پوری تیاری کے ساتھ سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی کہ انہیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ جو جناب جسٹس عبدالقدیر

چوہدری، جناب جسٹس شفیع الرحمٰن، جناب جسٹس محمد افضل لون، جناب جسٹس سلیم اختر، جناب جسٹس ولی محمد خان پر مشتمل تھا۔انہوں نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔دونوں اطراف سے دلائل وبراہین دیئے گئے۔ اصل کتابوں سے متنازع ترین حوالہ جات پیش کئے گئے۔فاضل جج صاحبان نے جب قادیانی عقائد پر نظر دوڑائی تو وہ لرز کر رہ گئے۔فاضل جج صاحبان کا کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جب کہ دھوکہ دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ دھوکہ باز کو روکنے سے اس کے حقوق سلب ہوتے ہیں۔خود سپریم کورٹ کے فل بنچ نے قادیانیوں کی اپلیں خارج کرتے ہوئے اپنے نافذ العمل فیصلہ میں لکھا:”احمدی ان شعائر کی بے حرمتی کرتے رہے ہیں اور اپنے قائدین ومعمولات پر ان کا اطلاق کرتے رہتے ہیں تا کہ لوگوں کو یہ دھوکا دے سکیں کہ وہ بھی اسی مقام ومرتبہ اور صلاحیت کے حامل ہیں۔احمدیوں کے اس عمل نے نہ صرف معصوم، سادہ اور بے خبر لوگوں کو گمراہ کیا بلکہ پوری مدت کے دوران امن وامان کا مسئلہ خراب کرتے رہے۔اس لئے قانون سازی کی ضرورت تھی جو کسی بھی لحاظ سے احمدیوں کی مذہبی آزادی میں دخل نہیں دیتی۔یہ قانون محض انہیں ایسے القابات وخطابات استعمال کرنے سے روکتا ہے جن پر ان کا کسی قسم کا حق نہیں،از روئے قانون ان پر نئے القابات واصطلاحات وضع کرنے کی کوئی پابندی نہیں ہے۔احمدی دوسری اقلیتوں کی طرح اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہیں اور ان کے اس حق کو قانون یا انتظامی احکامات کے ذریعے کوئی نہیں چھین سکتا۔بہرحال ان پر لازم ہے کہ وہ آئین اور قانون کا احترام کریں اور انہیں اسلام سمیت کسی دوسرے مذہب کی مقدس ہستیوں کی بے حرمتی یا توہین نہیں کرنی چاہئے۔نہ ہی ان کے مخصوص خطابات،القابات واصطلاحات استعمال کرنے چاہئیں۔نیز مخصوص نام مثلاً مسجد اور مذہبی عمل مثلاً اذان وغیرہ کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہئے تا کہ مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے اور لوگوں کو عقیدہ کے بارے میں گمراہ نہ کیا جائے اور دھوکہ نہ دیا جائے۔“ (1993 SCMR 1718)

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ ظہیرالدین بنام سرکار (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا ہے۔اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا استعمال کر کے اسلامی مقدس شخصیات ومقامات کی توہین کرتے ہیں۔ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاءاینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہو جاتی ہے۔حکومت اگر پارلیمنٹ اور قانون کی بالادستی پر یقین رکھتی ہے تو وہ قادیانیوں کو آئین، قانون اور عدالتی فیصلوں کا پابند کرے تا کہ کہیں بھی لاءاینڈ آرڈر کی صورتحال خراب نہ ہو۔

قادیانی انسانی اسمگلروں کا نیٹ ورک بے نقاب

رپورٹ: سید نبیل اختر

پاکستان کو بدنام کرنے والے قادیانی اسمگلروں کا نیٹ ورک توڑنے میں ایف آئی اے نے کامیابی حاصل کرلی ہے۔ عرصہ دراز سے قادیانیوں کو دبئی سے ترکی اور پھر یورپ لے جاکر سیاسی پناہ دلوائی جاتی تھی۔ پناہ کی درخواست کرنے والے قادیانی پاکستان میں غیرمسلموں پر ظلم وزیادتی کے جھوٹے الزامات لگاتے تھے۔ انسداد انسانی اسمگلنگ سرکل کراچی نے نیٹ ورک کا سراغ لگاکر چند روز میں مقدمات درج کرکے پانچ افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ایف آئی اے کے انسداد انسانی اسمگلنگ سرکل کراچی کے ڈپٹی ڈائریکٹر ملک مرتضیٰ نے انسانی اسمگلنگ میں ملوث قادیانیوں کے خلاف بڑے کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ماتحت افسران کو تحقیقات کا دائرہ وسیع کرنے کے احکامات بھی دے دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ چناب نگر اور دیگر شہروں میں موجود قادیانی ایجنٹوں نے ملک بھر کے قادیانیوں کو فرانس، جرمنی، اٹلی اور دیگر مغربی یورپی ممالک میں شہریت دلانے کا جھانسہ دے کر لاکھوں روپے وصول کرنے کا سلسلہ برسوں سے جاری رکھا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے بیرون ملک پاکستان کی بہت زیادہ بدنامی ہورہی تھی اور مذکورہ نیٹ ورک چلانے والے ایجنٹ پاکستان سے درست سفری دستاویزات کی وجہ سے پکڑے نہیں جاتے تھے۔ تاہم اس نیٹ ورک کو ختم کرنے میں ترکی امیگریشن نے اہم کردار ادا کیا۔

ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ دنوں کراچی کے جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ذریعے پانچ قادیانی مسافروں عامر شہزاد، طاہر لقمان، بشیر احمد خان، صادق احمد اور ظفر حسین نے الگ الگ تاریخوں میں وزٹ ویزہ حاصل کرکے دبئی کے لئے اڑان بھری۔ کراچی سے جاتے وقت ان تمام افراد کے سفری دستاویزات درست تھے۔ جس کی وجہ سے امیگریشن حکام نے مذکورہ افراد کو کلیئرنس جاری کردی۔ تمام افراد دبئی پہنچے اور وہاں ان کی ملاقات فیاض نامی شخص سے ہوئی جس سے انہیں دبئی سے ترکی روانگی کی تیاری کی ہدایت ملی اور اس نے مذکورہ افراد کو بذریعہ بس ابوظہبی پہنچانے کا انتظام کیا۔ جہاں سے ٹرانزٹ سفر شروع ہونا تھا۔ ایف آئی اے ذرائع نے بتایا کہ ان تمام افراد کو معلوم تھا کہ انہیں روس لے جانے سے قبل استنبول ایئرپورٹ پر امیگریشن کے مرحلے سے گزرنا ہوگا۔ استنبول ایئرپورٹ پر امیگریشن حکام کی جانب سے روکنے یا پھنسنے کی صورت میں مذکورہ افراد کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ روس کے بجائے وہیں پناہ کی درخواست کریں۔ استنبول ایئرپورٹ پر موجود امیگریشن حکام نے پانچ افراد کے پاسپورٹ پر موجود روسی ویزہ پہچاننے کے بعد

انہیں حراست میں لے لیا اور ان کی طرف سے کی جانے والی پناہ کی درخواست کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے انہیں اگلے روز پاکستان بھیج دیا۔ جہاں ایف۔آئی۔اے امیگریشن حکام نے انہیں حراست میں لے کر ایف۔آئی۔اے انسداد انسانی اسمگلنگ سرکل کراچی بھجوا دیا۔ جہاں ان سے تحقیقات کا آغاز ہوا۔ انویسٹی گیشن میں انکشاف ہوا کہ قادیانی ایجنٹوں نے ان سے بھاری رقوم لینے کے بعد انہیں روٹ اور پناہ حاصل کرنے کا طریقہ کار واضح کیا تھا۔ مذکورہ افراد نے بتایا کہ انہیں جرمنی میں موجود مرغزعمران تک پہنچانے کی ذمہ داری سب ایجنٹ فیاض کی تھی جو دبئی میں ملا تھا اور پھر ترکی سے روس روانہ ہوا تھا۔ تاہم اس سے قبل ہی ویزہ جعلی ہونے پر گرفتار ہوگئے۔ تحقیقات کے دوران انکشاف ہوا ہے کہ قادیانی انسانی اسمگلر دبئی یا ابوظہبی سے جعلی ویزہ حاصل کرنے کے بعد قادیانیوں کو ان جعلی ویزوں کے ذریعے بلغاریہ، ہنگری، بیلا روس، مالڈووا، پولینڈ، رومانیہ، روس، اور یوکرائین پہنچاتے ہیں۔ جہاں سے عمران ان کے سفری دستاویزات لینے کے بعد انہیں جلا دیتا ہے اور پھر ان کے لئے مغربی یورپی ریاستوں فرانس، جرمنی، آئس لینڈ، اٹلی، نیدرلینڈ، بلجیم اور ناروے میں پناہ کے لئے درخواستیں ڈالی جاتی ہیں۔ جن میں پاکستان میں ان پر ظلم وستم کی جھوٹی داستانیں درج ہوتی ہیں اور ملکی بدنامی کے بعد اس طریقہ کار کو سرانجام دینے والوں کو مذکورہ ممالک میں پناہ مل جاتی ہے۔

ذرائع کے مطابق ایف۔آئی۔اے کے ہاتھوں گرفتار ساتوں ملزمان تنویر، نادیہ، عامر شہزاد، طاہر لقمان، بشیر احمد خان، صادق احمد اور ظافر حسین نے دوران تحقیقات چار ایجنٹوں کی تفصیلات فراہم کی تھیں جن کے ذریعے معلوم ہوا کہ قادیانی ایجنٹ زعیم احمد بھٹہ چناب نگر کا رہائشی ہے اور اس نے انسانی اسمگلنگ کی غرض سے موبائل نمبر 0333-6710899 لے رکھا تھا اور وہ اسی نمبر سے ساری ڈیلنگ کرتا تھا۔ لاہور کے رہائشی قادیانی ایجنٹ ملک بشارت موبائل نمبر 0334-8176590 کے ذریعے ڈیل میں مصروف رہا۔ گجرات کا رہائشی قادیانی ایجنٹ عبدالعزیز بٹ ولد عبدالمجید بٹ حامل شناختی کارڈ نمبر 34201-8461055-7 محلّہ چک سہارا گجرات کا رہائشی ہے اور موبائل نمبر 0335-1140754 کے ذریعے قادیانیوں کو جرمنی میں شہریت دلانے کے لئے گھیرتا ہے۔ اسی طرح کھاریاں ضلع گجرات کا رہائشی قادیانی ایجنٹ محمد طارق ولد محمد شفیع موبائل نمبر 0332-2394105 کے ذریعے قادیانیوں کو مغربی یورپی ممالک میں شہریت دلانے کے نام پر لوٹتا ہے۔ ایف۔آئی۔اے ذرائع نے بتایا کہ ڈپٹی ڈائریکٹر انسداد انسانی اسمگلنگ سرکل ملک مرتضیٰ نے مذکورہ ایجنٹوں کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کرنے کی درخواست کردی ہے۔ جب کہ ایف۔آئی۔اے کے اپنے سافٹ ویئر میں بھی مذکورہ نام چڑھا دیئے گئے ہیں جو ان کی پاکستان سے نکلنے کی کوشش یا پاکستان پہنچنے کی صورت میں گرفتاری میں مدد دے گی۔ (روزنامہ امت کراچی، یکم اگست)

چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ

از شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی

کاروان مجلس تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے ایک عظیم علمی، ادبی، سوانحی اور تاریخی شاہکار دستاویز کتاب کے مصنف حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہم ایک فاضل عالم اور مشاق اہل قلم ہیں۔ ان کی دیگر تالیفات کی طرح اس کتاب میں بھی ان کے مطالعہ کی وسعت، واقعات کی تلاش وتحقیق کی محنت اور سوانح کو عمدہ ترتیب سے پیش کرنے کی صلاحیت نمایاں ہے۔ اختصار واجمال کے باوجود انہوں نے صاحب تذکرہ کے احوال اس طرح جمع کردیے ہیں کہ تشنگی کا احساس تک نہیں ہوتا۔

زبان کی صفائی، روزمرہ اور محاوروں کی صحت اور نزاکت خیال میں مصنف نے ملتان میں دہلی اور لکھنؤ کی یاد تازہ کردی۔

ماہنامہ ’’لولاک‘‘ کے ادارتی کالموں، مضامین ومقالات کے ذریعہ علمی، ادبی، قلمی، تحریری اور تبلیغی حوالے سے مولانا اللہ وسایا کی امانت قلم اور شجاعت قلب وذہن کا اثر قائم ہوا۔ ان کی ادارتی تحریروں نے خاص طور پر اہل نظر سے داد حاصل کی۔ ’فراق یاراں‘‘، ’’یاد دلبراں‘‘، ’’شیخ الہند کے دیس میں‘‘ اور زیر نظر کتاب میں عشق رسول اور ناموس رسالت کے تحفظ کی فکر اور جذبہ کی اصابت وصلابت کے ساتھ ان کا اسلوب بڑا شگفتہ شائستہ اور شستہ ہے۔ ان کی تاثیر وافادیت اور نافعیت مسلم ہے۔ وفیات اور تذکرہ وسوانح حوالے سے ان کے تحریری شاہکار شہ پاروں کو یکجا کرکے امر مستحسن انجام دیا گیا ہے۔

مجھے اس اعتراف میں افتخار ہے کہ اگر میں ان کے مضامین مقالات اور تالیفات کا مطالعہ نہ کرتا تو ایک جید عالم، ایک عظیم دانشور، ایک محقق مورخ اور منجھے ہوئے ادیب کی بصیرت افروز نکتہ آفرینی اور دینی حمیت سے ناواقفیت کا افسوس رہتا۔ گزشتہ نصف صدی میں برصغیر پاک وہند، بلکہ عالم اسلام کی ایسی کتنی باکمال، پرفیض، عاشقان رسول، پروانہ ہائے شمع رسالت اور دینی وروحانی، علمی وادبی تحریکی وجماعتی اور اسلامی خدمات کے حوالے سے ہمہ جہتی اور بابرکت شخصیتیں ہیں۔ جن کے وجود ظاہری سے دنیا محروم ہوئی۔ لیکن ان کا وجود معنوی اور روحانی ان کے تذکروں وسوانح، ان کے حالات وخیالات، ان کی مساعی ونظریات اور ان کے متن وپیغامات اور ان کے تحسن ذکر سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔ ’’چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ‘‘ میں ایسے نفوس قدسیہ کا تذکرہ وسوانح، حالات وحکایات اور ذکر ایسے قلم سے ہے جس کی روشنائی میں خود ان ارباب علم وفضل کے تعلق وتوجہ کی چمک شامل رہی ہے۔

تین جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں ۹۴۳ شخصیتیں ہیں۔ ان میں اہل دل بھی ہیں، اہل علم بھی، اصحاب فکر ودانش بھی، صاحب دعوت وعزیمت بھی، تحریک ناموس رسالت کے پروانے بھی۔ لیلائے ختم نبوت کے دیوانے بھی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے عمائدین بھی، قائدین بھی اور کارکن وخدام اور والہین ومخلصین بھی۔

اساتذہ وتلامذہ ہیں، شیوخ ومحدثین ہیں، ادیب ومؤرخین ہیں۔ دین وملت کے خادمین ہیں۔ جماعتی احباب ہیں اور تحفظ وختم نبوت کے رشتہ وحدت سے منسلک عزیز واقارب ہیں۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ تحریر فرماتے ہیں:

''وہ تمام حضرات جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات سرانجام دیں۔ ان سب کا احاطہ تو پھر بھی ممکن نہیں تھا۔ تاہم جتنا ہوگیا غنیمت ہے۔ اس میں شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث کی تقسیم، سیاسی غیرسیاسی، کانگریسی، مسلم لیگی کا امتیاز مسٹر اور ملا کے فرق کے بغیر جس نے ختم نبوت کے لئے جو خدمات انجام دیں ان کے تھوڑے یا زیادہ حالات جمع ہوگئے ہیں۔'' (جلد ا ص ۱۰)

فاضل جلیل تذکرہ نگار کی شخصیت میں مذکورہ صفات خود جمع ہیں۔ بجز سربراہ مملکت کے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمت وذمہ داریاں جس طرح ان کے لئے مقدر فرمائیں۔ یہ مملکت علم ودین اور ریاست دعوت وجہاد کی سربراہی ہی کہلائی جائے گی۔ بایں ہمہ لطف ولذت، عشق ومحبت، خلوص ووالہیت اور حسن وتاثیر سے تحریر خالی نہیں رہتی۔

مولانا اللہ وسایا کے قلم کی نمایاں خصوصیت غیرمعمولی سادگی توازن اور حقیقت بیانی ہے۔ روایات، حکایات اور کرامات کا حصہ مروجہ سوانحات میں ہمیشہ عقل وخرد کے لئے حیرت کا سامان ہوتا ہے۔ مگر یہ کتاب اس سے خالی ہے۔ یہ مؤلف کی انفرادیت اور امتیاز ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب مروجہ تذکروں اور سوانحات سے ممتاز ہے۔

میرے ایک فاضل دوست نے بجا کہا اور اپنے تبصرہ میں مبالغہ سے کام نہیں لیا بلکہ بڑی خوبصورتی سے دل کی بات کہہ دی کہ: ''مولانا اللہ وسایا صاحب نے بقول امیر خسرو ''صورت گر نقاش'' نے ارباب فن وکمال کو مات کر دیا۔ بنابریں مجھے بھی یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ مؤلف نے علمی، ادبی، تاریخی اور قلمی حوالے سے وہ صورتیں بنائیں جنہوں نے آنکھوں کو نم اور ٹھنڈی روشنی سے بھر دیا۔

''فراق یاراں''، ''یا دلبراں''، ''شیخ الہند کے دیس میں'' اور ان سب سے بڑھ کر عظیم تر کارنامہ ایک تحقیقی وعلمی دستاویز ''احتساب قادیانیت'' (ساٹھ جلدیں جو ان کی جدوجہد، شبانہ روز محنت، مجاہدہ وریاضت اور مخلصانہ مساعی سے مکمل ہوئیں) مؤلف کا عظیم تاریخی کارنامہ ہے۔ مولانا اللہ وسایا نے عمر کے

حوالے سے ابھی اتنی زندگی نہیں پائی جسے ایک طویل زندگی قرار دیا جاسکے۔لیکن ان کی علمی، دعوتی، تبلیغی، ادبی تاریخی اور تحریکی کاوشوں بلکہ جان فشانیوں کا حساب کیا جائے تو یہ قلیل عرصۂ حیات اپنی معنویت کے لحاظ سے گویا صدی پر محیط ہے۔جس کی ایک ادنیٰ جھلک بلکہ ایک مستحکم شہادت زیرنظر کتاب بھی ہے۔تحریر وتقریر، تعلیم وتدریس، تبلیغ وتلقین، سارقان ختم نبوت کا تعاقب وجہاد اور تحفظ ختم نبوت کے مشن میں ہر لحہ دینی حمیت اور ملی غیرت کے ساتھ ساری انسانیت کی ہدایت کے لئے طلب اور امت کو تحفظ ناموس رسالت اور عشق رسول ﷺ کی وحدت کی لڑی میں پرونے کی تڑپ نے خود کو بھی سیکھنے سمجھنے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لائق بنادیا ہے۔

اس کتاب میں مذکور تمام شخصیات کے تذکروں اور سوانح کے اندر اللہ تعالیٰ نے سلف صالحین کی خصوصیات رکھی تھیں۔ایک قابل تقلید اور لائق صدرشک مؤلف نے تمام لوگوں اور عامۃ المسلمین کے لئے اسے کارآمد سرمایہ بنادیا ہے۔اس سرمایہ کو پیش کیا جانا ضروری تھا۔لائق مصنف نے اس فرض کو جس خوبی سے ادا کیا ہے اس کا اندازہ کتاب کے مطالعہ ہی سے کیا جاسکتا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے مجھے مولانا کی خدمت ورفاقت اور مستقل صحبت کی سعادت حاصل نہ ہوسکی۔چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں سرراہ علیک سلیک یا مدارس کے سالانہ جلسوں، مختلف اضلاع میں تحفظ ختم نبوت کے اجتماعات میں واجبی ملاقات اور بعض اوقات مکاتبت سے نصف ملاقات کے تبرک سے ضرور بہرہ ور ہوتا رہا۔تاہم ماہنامہ ''لولاک'' جب سے حضرت کی ادارت میں آیا تب سے ان کے ادارتی کالم، وفیات، اسفار کی روئیداد اور مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے لازماً پڑھتا بلکہ ہر اگلے پرچے کا بے چینی سے انتظار کرتا رہا۔

مجھے ان سے علمی قلمی اور مطالعاتی صحبت کا شرف ضرور حاصل ہے۔میری یہ دلی تمنا تھی کہ اس حوالے سے بھی حضرت کے قلمی افادات کتابی صورت میں ڈھل کر منظر عام پر آئیں۔امت کو نفع ہو بالخصوص نوآموز قلمکاروں کو، نووارد اسلامی صحافت کے طالب علموں کو، مجلس تحفظ ختم نبوت کے نوآموز ادیبوں اور تذکرہ نویسوں کو، اور مورخین ومصنفین کو منہج، لائحہ عمل اور اہداف کے حوالے سے روشن سنگ میل، واضح نشان راہ سے بھرپور استفادہ کا موقع مل سکے۔خدا کا شکر ہے ''چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ'' کی صورت میں یہ تمنا برآئی ہے۔

پہلی جلد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، امراء، نظماء اراکین مجلس شوریٰ اور مبلغین کا تذکرہ ہے۔امراء میں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ بخاری ؒ سے لے کر حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ اور سید نفیس الحسینی شاہ ؒ تک، مرکزی نظماء میں مولانا عبدالرحیم اشعر ؒ سے لے کر

مولانا محمد حیات ؒ تک، مرکزی شوریٰ کے اراکین میں ابراہیم بہاولپوری ؒ سے لے کر حکیم قاری محمد یونس تک، مبلغین میں مولانا محمد اجمل شہید ؒ سے لے کر مولانا یار محمد تک کا ایمان افروز تذکرہ نور بصیرت کا باعث بنتا ہے۔ تذکرہ حضرت امیر شریعت ؒ، مولانا قاضی احسان احمد ؒ، مولانا محمد علی جالندھری ؒ، مولانا لال حسین اختر ؒ، مولانا محمد یوسف بنوری ؒ، حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ، مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ، مولانا عبدالرحیم اشعر ؒ، مولانا مفتی احمد الرحمن ؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ، حضرت مولانا نفیس الحسینی ؒ، مولانا محمد شریف جالندھری ؒ، مولانا منظور احمد چنیوٹی ؒ، مولانا مفتی محمود ؒ، مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ اور کاروان مجلس تحفظ ختم نبوت کے ۹۴۴ ارکان کا ہو اور قلم مولانا اللہ وسایا کا تو لامحالہ ''چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ'' سے ایک علمی دنیا کو مزین اور معطر کردیا جائے گا۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہم کی یہ تحریریں ماہ وسال کی بندشوں سے ماوراء ہیں۔ ان کی پذیرائی بہرحال ہونی چاہیے۔ اہل ایمان، عاشقان رسول، محبین، والہین اور مخلصین تحفظ ختم نبوت اور جمیع مبلغین کا یہ ایمانی، اخلاقی اور منصبی فریضہ بنتا ہے کہ اس کتاب کو گھر گھر پہنچائیں اور فروغ علم وقلم، فروغ ادب وتاریخ اور فروغ مشن تحفظ ختم نبوت میں اپنے اپنے حصے کا بھرپور کردار ادا کریں۔

جلد اوّل ۱۱۸ تک، جلد دوم ۵۰۴ تک اور جلد سوم ۹۴۴ تک شخصیات پر مشتمل ہے۔ تینوں جلدوں کا حجم ۲۱۶۷ صفحات ہیں اور مجموعی ہدیہ ۵۰۰ روپے ہے۔

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون نمبر: 061-4783486

مبلغین حضرات کی خدمت میں التماس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ مبلغین سے استدعا ہے کہ میٹنگ میں ہونے والے فیصلوں پر مکمل عملدرآمد کریں۔ حسب فیصلہ ہر روز دو درس مختلف مقامات پر ارشاد فرمائیں۔ اپنی ماہنامہ تبلیغی رپورٹ مستقل بنیادوں پر ارسال فرمائیں۔

رواں سہ ماہی میں ممبر سازی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ جماعتوں کی تشکیل بھی مکمل کریں۔

جہاں کم از کم پچیس ممبران ہوں جماعت کی تشکیل کر سکتے ہیں۔ پچیس سے ایک سو تک ایک نمائندہ مرکز کے لئے چنیں۔ مجلس عمومی (مرکزی نمائندہ) کے لئے اس ساتھی کا انتخاب فرمائیں جو مرکزی اجلاسوں میں شرکت کرسکے۔ دعاگو: محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی ناظم تبلیغ دفتر مرکزیہ ملتان

بدین میں قادیانی دہشت گردوں کے خلاف ایف۔آئی۔آر کا عکس

ابتدائی اطلاعی رپورٹ بابت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

نمبر 159/2016 تھانہ بدین ضلع بدین تاریخ و وقت وقوعہ 29-06-2016

بوقت 18:00

1۔	تاریخ وقت رپورٹ	30-06-2016 @ 14:00	6	تھانہ سے روانگی کی تاریخ وقت	بوقت
2۔	نام و سکونت اطلاع دہندہ و مستغیث	منجانب سرکار سب انسپکٹر خدا بخش لنڈ، پی ایس۔ بدین			
3۔	مختصر کیفیت جرم (مع دفعہ) مع مال گرچہ کچھ لیا گیا ہے۔	U/S 3.4.5 Explosive Act, R/W 120B PPC /6/7 ATA			
4۔	جائے وقوعہ سے فاصلہ تھانہ اور سمت	ملزم عمران گرگیز کے گھر کی گلی پوسٹ آفس روڈ تھانہ سے مشرق کی طرف فاصلہ تقریباً 2 کلومیٹر، دیہہ تحصیل بدین			
5۔	جانچ بمنت کونسے قدم لئے گئے اور خبر داخل کرنے میں دیر کیوں ہوئی اس کے اسباب	تفتیش شروع			

SIP خدا بخش لنڈ SIP PS. Badin

صحیح عہدہ

نوٹ: اطلاع کے نیچے اطلاع دہندہ کے دستخط یا مہر یا نشان انگوٹھا ہونا چاہئے اور افسر تحریر کنندہ (ابتدائی اطلاع) کے دستخط یا بطور تصدیق ہونا چاہیے:

فریاد ہے کہ میں تھانہ کڑیو گھنور پہ SIP تعینات ہوں۔ کل ہم بمع سپاہ PC-16 زاہد حسین، PC-1837 آیاب حسین اسلحہ ایمبولیشن کے ساتھ سرکاری گاڑی SP-3588 ڈرائیور DPC عبدالمجید PS بدین کے روزنامچہ انٹری نمبر 18 مورخہ 29 جون 2016 بوقت 17:10 بجے پیٹرولنگ کرنے کے لیے روانہ ہو کر مختلف مقامات سے پیٹرولنگ کرتے ہوئے جب پوسٹ آفیس سے آری شوگر ملز کی طرف جا رہے تھے جب وقت 18:00 بجے ڈاکٹر پیر محمد واہرو اسپتال پر پہنچے تو مشرق کی جانب سے ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جس پر ہم فوری گلی میں گئے دیکھا کہ لوگ گھروں سے باہر نکل کر دہشت خوف وہراس میں بھاگ دوڑ رہے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ عمران علی گرگیز کے گھر میں یہ دھماکہ ہوا تھا۔ ایسی معلومات بھی ملی اور عمران ولدیت اصغر گرگیز رہائشی اصل خدا آباد دز دکلڈیرو، تحصیل ٹنڈو باگو حال رہائشی قائد آباد محلہ شہر بدین زخمی حالت میں گلی میں پڑا ہوا تھا جس کی

ٹانگوں اور بازوؤں سے خون بہہ رہا تھا۔اتنے میں دو نا معلوم افراد آئے جو کہ عمران علی گرگیز کو موٹر سائیکل پر بٹھا کر لے کر بھاگ گئے جن کو ہم نے پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ گلیوں سے بھاگ گئے۔ہم نے زمین پر دیکھا کہ ایک ریموٹ کنٹرول ایریل والا بمعہ بیٹری ہاف وائیٹ کلر والا۔ایک کالے کلر ڈوائیس ایریل والا بمعہ سیلز،ایک ڈیٹونیٹر وائیر لال اور زرد کلر کی تاروں سے ملے۔دھماکے کے سبب ارد گرد کے لوگوں میں خوف و دہشت کا ماحول تھا جو ہم نے بروقت امن امان کی صورتحال کو سنبھالتے ہوئے مشیر نامہ تیار کر کے ویڈیو بنائے کرتے رہے۔جس کے بعد فرار ملزمان کو گرفتار کرنے کی کوششیں کرتے رہے جس کے بعد آج مورخہ 30-06-2016 کو ہم بمعہ سپاہ PC زاہد حسین، PC نایاب حسین خفیہ اطلاع پر جوابدار عمران علی ولد اصغر علی گرگیز کو سیرانی روڈ نزد ٹیکنیکل کالج سے گرفتار کر کے اس کی بدن تلاشی لی جو قمیص کے سائیڈ والی جیب سے ایک چھوٹی سائیز والا پیسٹر اور شلوار کے ڈور میں سے ایک پلاس ملا قمیص کے آگے والی جیب سے ایک موبائل فون ملی۔جوابدار کو دونوں ٹانگوں اور بازوؤں میں سوراخ نما زخم تھے۔جس کی تفتیش پر ظاہر کیا کہ کل میں ریموٹ کنٹرول دیسی ساخت والا بم شہباز روڈ پر عام خریداری والی ایریا میں دھماکہ کرنے کے لیے لے جا رہا تھا کہ اچانک ریموٹ کنٹرول پر ہاتھ لگنے سے زوردار دھماکہ کر کے بم پھٹ گیا۔جس سے میں زخمی ہو گیا تھا۔ملزم نے اپنا نام عمران ولد اصغر علی گرگیز، رہائش اصل خدا آباد کلڈیرو، تحصیل ٹنڈو باگو، حال قائد آباد محلہ شیر بدین بتایا۔جس کے بعد ملزم کی گرفتاری کا ایسا مشیر نامہ PC زاہد حسین، PC نایاب حسین کے روبرو تیار کر کے گرفتار ملزم کو حفاظت میں لے کر سول اسپتال بدین بھیج جہاں سے اس کا علاج کروا کر اسے حفاظت میں لے کر ابھی حاضر ہو کر فریاد کرتا ہوں کہ ملزمان عمران علی گرگیز اور دو نا معلوم افراد نے ہم صلاح ہو کر سازش مجرمانہ کر کے دیسی ساخت ریموٹ کنٹرول بم اپنے قبضہ میں رکھ کر شہر بدین میں کاروباری علاقہ شہباز روڈ پر بم دھماکہ کرنے کی سازش بنا کر بم دھماکہ کرنے کے لیے بم لے جا رہا تھا کہ ریموٹ کنٹرول پر ہاتھ لگنے سے دھماکہ ہو گیا جس سے لوگوں میں دہشت اور خوف وہراس کا ماحول پیدا ہو گیا۔یہ سارا عمل کر کے ملزمان نے قلم 3,4,5 دھماکہ خیز ایکٹ ATA 6/7 کا جرم کیا ہے۔اس لیے سرکاری طرف سے فریادی ہو کر ملزمان بالا کے خلاف مقدمہ درج کیا جاتا ہے۔

نوٹ۔فریادی کا فریاد اس کے کہنے کے موجب حرف بہ حرف تحریر کر کے اس کو پڑھا کر سنایا گیا جس کو درست تسلیم کر کے دستخط کیے ہیں۔

SIP P.S. Badin

پولیس کاروائی

جناب عالی! اوپر والی فریاد اس کتاب میں داخل کر کے دفعہ 157 CrPC کی بجا آوری متعلقہ عدالت سے کی گئی۔ایف آئی آر کا پیاں افسرانِ بالا کو ارسال کی گئیں۔انسپکٹر رینک کا آفیسر مقرر ہونے پر مقدمہ کی تفتیش اس کے حوالے کی جائے گی۔

SIP P.S. Badin

ختم نبوت چوک سرائے نورنگ کا نوٹیفکیشن

عالمی مجلس تحفظ ختم کی تحریک پر سرائے نورنگ۔ کراہم چوک کو ختم نبوت چوک اور لکی روڈ کو ختم نبوت روڈ کے نام سے سرکاری حیثیت دلادی گئی۔

اس قرارداد کو منظور کرانے کے لئے جناب حاجی امیر صالح خان، مفتی عبدالغفار، مولانا عبدالرحیم، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ امین اللہ اور ماسٹر محمد عمر خان نے بھرپور کردار ادا کیا۔

ذیل میں سرکاری نوٹیفکیشن کا عکس ملاحظہ فرمائیں:

OFFICE OF THE TEHSIL MUNICIPAL ADMINISTRATION,
SERAI NAURANG.

No. 215 /TN/TMA Serai Naurang.
Dated: 13/6/2010

NOTIFICATION

The Tehsil Council TMA Serai Naurang has adopted unanimously a Resolution No. A-1 dated 12-6-2010, whereas, the name of the Chowk of Kaki Road near Fresh Way Sweets & Backers has renamed as "Khatam-e-Nabouwat Chowk".

Therefore, the name of "Khatam-e-Nabouwat Chowk" is notified accordingly with immediate effect.

Tehsil Nazim,
Tehsil Council, Serai Naurang.

Endst. of even No. & date.
Copy to the:
1. Commissioner, Bannu Division Bannu.
2. Deputy Commissioner, Lakki Marwat.
3. Tehsil Municipal Officer, TMA Serai Naurang.
4. Asstt: Commissioner, Serai Naurang.
5. Haji Amir Saleh Khan District Ameer for Alami Majlis Tahaffuz-e-Khatam-e-Nabouwat, Lakki Marwat.

Tehsil Nazim,
Tehsil Council, Serai Naurang.

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

مرشد العلماء مولانا سید محمد امین مخدوم پوری کی روح پرور یادیں:

پیر طریقت مولانا سید محمد امین مخدوم پوریؒ اپنے وقت کے شیخ کامل، مجاہد فی سبیل اللہ، خطیب، مصلح ومدرس تھے۔ قدرت نے آپ کو خوبیوں کا مرقع بنایا تھا۔ ۸۰ صفحات پر مشتمل آپ کی ذات گرامی سے متعلق آپ کی یادوں کو آپ کے صاحبزادہ مولانا سید معاویہ نے مرتب کیا ہے۔ اصحاب ذوق کے لئے گرانقدر تحفہ ہے۔

جب قافلے حرم کو چلے: ترتیب وتالیف: خطیب سعید احمد راشدی: قیمت: درج نہیں:

صفحات: ۳۰۰: ملنے کا پتہ: چوہدری ندیم حسین چوہدری انور مارکیٹ، سی، ایم، ایچ روڈ محمدی بازار جہلم کینٹ!

''بنی الاسلام علیٰ خمس'' اسلام کے ارکان پانچ ہیں۔ ان میں سے ایک اہم رکن حج ہے۔ جو ہر ذی استطاعت پر فرض ہے۔ اس فریضہ کی ادائیگی اور حرمین شریفین کی زیارت (عمرہ) کے لئے ہر سال لاکھوں لوگ حرمین شریفین کا سفر کرتے ہیں۔ اس سفر میں پیش آنے والے تمام مسائل کو اس کتاب باحوالہ جمع کیا گیا ہے۔

گویا یہ کتاب اپنے موضوع کی ایک مستند اور جامع کتاب ہے۔ جدید تقاضوں کا لحاظ، مقدس مقامات کی خوب رہنمائی اور نشاندہی مذکوہ کتاب کی خاصیات میں سے ہیں۔ علاوہ ازیں کتاب کے چیدہ چیدہ اوراق پر مقدس مقامات کی خوبصورت چہار رنگی تصاویر یں لگائی گئی ہیں۔ یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ مسافران حرمین شریفین کے لئے ایک انمول تحفہ ہے۔ جس کا اندازہ قاری پڑھنے کے بعد خود لگا سکتا ہے۔

سیرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ: صفحات: ۴۶۴: قیمت وملنے کا پتہ درج نہیں!

سیدہ عائشہؓ پر متعدد اہل علم نے قلم اٹھایا اور بحمداللہ امت کی سیرت پر کتابوں کا ذخیرہ مرتب ہوگیا۔ اس ذخیرہ میں گرانقدر اضافہ یہ کتاب ہے۔ تالیف وترتیب اور نشر واشاعت کی تمام خوبیوں سے مزین ہے۔ اہل ذوق سے قدردانی کی درخواست ہے کہ جس شخصیت پر قلم اٹھایا گیا ان کے مقام واحترام کا تقاضہ ہے۔ اس لئے کہ وہ پوری امت کے نزدیک لائق تکریم واحترام تھیں۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت نصیب فرمائیں۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام چوتھا سالانہ ختم نبوت پروگرام ۲۶ رجولائی بروز منگل تا ۳۱ جولائی بروز اتوار بمقام جامعہ رحمت للعالمین ٹوبہ کوجرہ روڈ ۸۴ بجا تک برائے طلباء کرام اور چک نمبر ۲۸۵ ج، ب بلال مسجد میں برائے خواتین منعقد ہوا۔ جس میں ۵۹ طلباء کرام اور ۳۸ طالبات وخواتین نے شرکت کی۔ شرکائے کورس کو شعور ختم نبوت وفتنہ مرزائیت (سوالاً جواباً) پڑھایا گیا اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وامام مہدی علیہ الرضوان، فتنہ دجال، کردار آنجہانی مرزا قادیانی اور مقدمہ مرزائیہ بہاول پور، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سبقاً پڑھائی گئی۔ شرکائے کورس سے اختتام پر ایک معروضی پرچہ لیا گیا جس میں اول، دوم، سوم کے علاوہ دس پوزیشنیں رکھی گئیں۔ مختلف چکوک سے طلباء کرام وطالبات نے کورس میں شرکت کی۔ اول ایک پوزیشن، دوم دو پوزیشن، سوم ایک پوزیشن آئیں۔ اوّل، دوم، سوم آنے والوں کو کتابوں کے سیٹ اور کپڑوں کے سوٹ انعام دیئے گئے۔

اختتامی تقریب ۳۱ رجولائی بروز اتوار بعد نماز ظہر ہوئی جس میں تلاوت قاری غلام مصطفیٰ، نعت عثمان لطیف نے اور خطاب مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالقدوس گجر نے فرمایا۔ دو طلباء کرام کی آمین بھی ہوئی اور مولانا اللہ وسایا کے دست مبارک سے دستار بندی کرائی گئی۔ مقامی علمائے کرام میں مولانا سعد اللہ لدھیانوی، سید سرفراز الحسن شاہ، مولانا صدق عباس، مولانا اسعد مدنی، مولانا سفیان، قاری حیدر علی، محترم زاہد اقبال، محترم عثمان ودیگر معزز علمائے کرام ومہمان گرامی نے شرکائے کورس کو انعامات سے نوازا۔ کورس کے منتظم محترم قاری عبداللطیف مدیر جامعہ رحمت للعالمین تھے اور تدریس کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت چوک

ترحدو چوک جو کہ کراچی اسلام آباد شاہراہ پر واقع ہے اور مرکز بھی ہے۔ اس کا نام تبدیل کر کے ختم نبوت چوک رکھ دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ یونٹ اور لاوہ یونٹ کے تمام عہدیدار، علمائے کرام اور عوام وخواص نے شرکت کی۔ مولانا عبدالرحمٰن انور، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ نے ختم نبوت چوک کا بورڈ لگا کر دعا کرائی۔

سلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادیٔ لانبی بعدی
بتاریخ
27, 28
اکتوبر بروز جمعرات جمعۃ المبارک
2016
ختم نبوۃ کانفرنس
35 ویں
دو روزہ
سالانہ
عظیم الشان
بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
بمقام
مسلم کالونی چناب نگر
ان شاء اللہ
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی
عنوانات
توحید باری تعالیٰ
سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
عقیدہ ختم نبوۃ
حیات عیسیٰ علیہ السلام
عظمت صحابہ و اہل بیت
اتحاد امت
اور ظہور مہدی
جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام مشائخ عظام قائدین و دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے
اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
چناب نگر ضلع چنیوٹ
0300-4304277
0300-6347103
0321-4220552

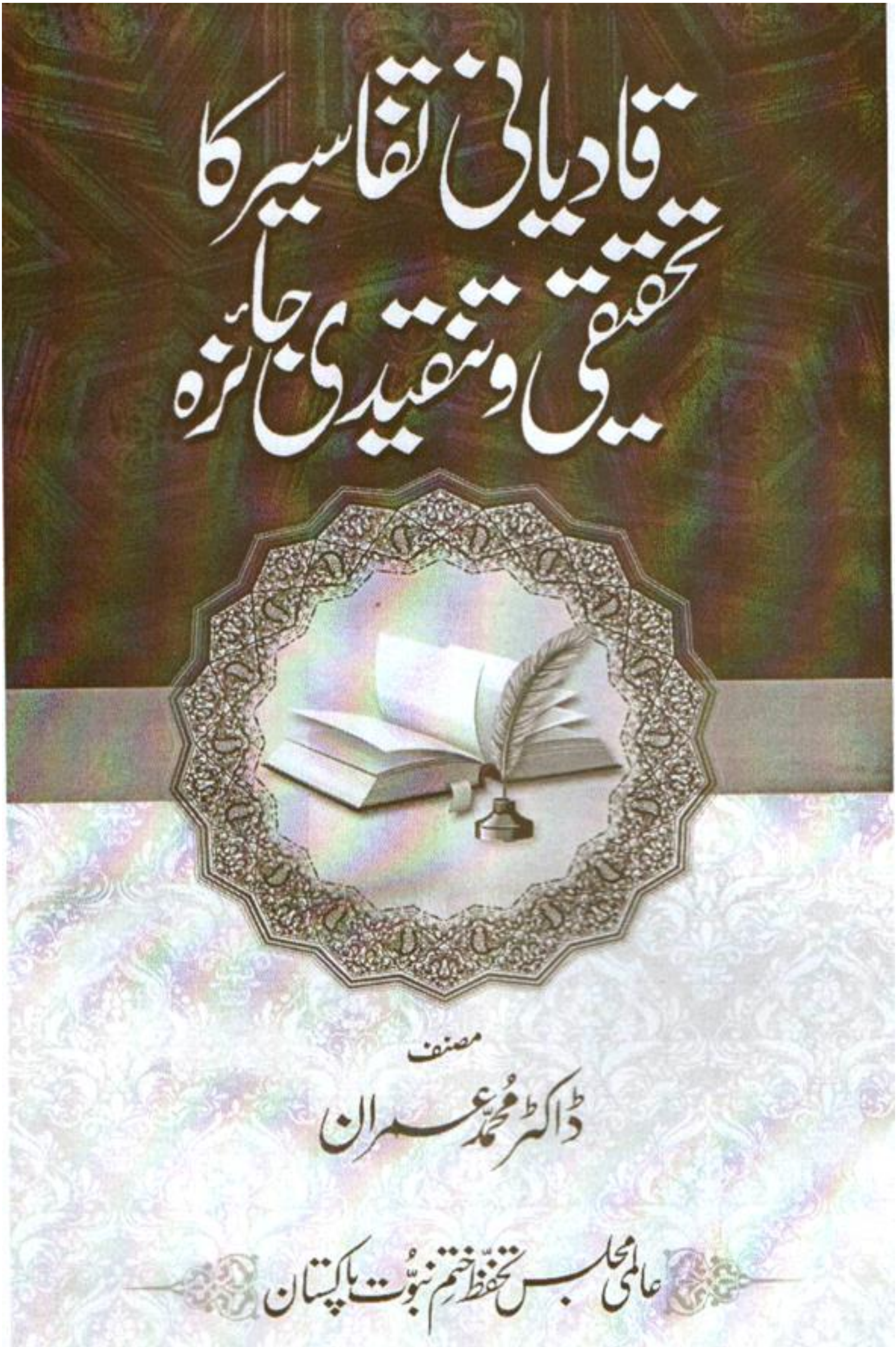
قادیانی تفاسیر کا
تحقیقی وتنقیدی جائزہ
مصنف
ڈاکٹر محمد عمران
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

اساتذہ وطلباء اور شائقین علم حدیث کیلئے ایک نادر علمی تحفہ عظیم خوشخبری اور شاہکار پیش کش

حدیث کی جلیل القدر کتاب ''صحیح مسلم'' کی مبسوط ومدلل توضیح

شرح صحیح مسلم

تالیف

شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی

سہل ترین دلنشین تشریح' فقہ حدیث کے نادر مباحث' بیانِ مذاہب' دلائل' مذہب راجح کے وجوہ ترجیح' حل نسخہ مشکل لغات کی توضیح' علماء دیوبند کے مسلکِ اعتدال کے عین مطابق' اپنے طرز کی پہلی' انوکھی' دلچسپ اور مفصل اردو شرح' اہم موضوعات پر محدثانہ' فقیہانہ اور حکیمانہ گفتگو' خالص درسی اور تدریسی انداز۔

جلد ۱: **مقدمہ صحیح مسلم** ...... فن اسماء الرجال اور علم جرح وتعدیل کا علمی اور تحقیقی جائزہ
صفحات: ۵۷۶...... ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد ۲: **راویانِ مقدمہ** ...... (۲۹۷) راویانِ مقدمہ کا مفصل تذکرہ
صفحات: ۵۲۸...... ہدیہ: ۶۰۰ روپے

جلد ۳: **کتاب الایمان** ...... (۱۶) ابواب' (۷۱) احادیث کی مفصل توضیح اور (۱۵۰) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات: ۵۸۰...... ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد ۴: **کتاب الایمان** ...... (۲۷) ابواب' (۱۱۴) احادیث کی مفصل توضیح اور (۱۲۱) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات: ۵۵۰...... ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد ۵: **کتاب الایمان** ...... (۳۳) ابواب' (۱۲۹) احادیث کی مفصل توضیح اور (۱۱۳) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات: ۵۹۱...... ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد ۶: **کتاب الایمان** ...... (۱۹) ابواب' (۱۳۲) احادیث کی مفصل توضیح اور (۶۵) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات: ۶۰۸...... ہدیہ ۶۰۰ روپے

جلد ۷: **کتاب الطہارۃ** ...... (۱۷) ابواب' (۷۹) احادیث کی مفصل توضیح اور (۶۲) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات: ۵۹۳...... ہدیہ: ۶۰۰ روپے

جلد ۸: **کتاب الطہارۃ والحیض** ...... (۲۳) ابواب' (۹۶) احادیث کی مفصل توضیح اور (۵۶) رواۃ کا جامع تذکرہ
صفحات: ۷۰۸...... ہدیہ: ۶۰۰ روپے

مزید کام جاری ہے......

تقریباً ۴۷۰۰ صفحات پر مشتمل سیٹ کا ہدیہ ۴۸۰۰ روپے ○ اساتذہ وطلباء اور مدارس کیلئے خصوصی رعایت

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ
خالق آباد نوشہرہ خیبر پختونخوا پاکستان
رابطہ نمبر: 0301-3019928----0346-4010613

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

عقیدہ ختم نبوت کی سر بلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لیے

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

مجلس تحفظِ ختم نبوت

کو دیجیے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

☆ چناب نگر میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس...... چناب نگر میں ایک سالہ تخصص ختم نبوت کلاس کا اجراء

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... احتساب قادیانیت 60 جلدیں...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 4783486-061-4583486

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

حضرت مولانا استاذ المحدثین دامت برکاتہم العالیہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا ولی کامل حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی

حضرت مولانا صاحبزادہ ولی ابن ولی خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ العالی، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد 2829186	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 4215663	لاہور 35441166	سرگودھا 3710474	چناب نگر 6212611	جھنگ 0307-3788833	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355	اٹک 0321-5247893	
بہاولپور 0300-6851586	ملتان 4783486	رحیم یار خان 0301-7659798	سکھر 5625463	پنو عاقل 0301-3405745	ٹنڈو آدم 571613	حیدرآباد 3869948	کنری 558850	کوئٹہ 2841995	ژوب 412730	کراچی 2780337	قصور 0300-6950984